تصنیف خیر المسلمین حامی دین متین

نواب قطب الدین خان بن محی الدین خان بن شاہ حاجی امام قصبہ سے

کتاب معدن الجواہر

محمد حسین نے بیچ شہر لکھنؤ کی رانی کٹرہ کی پاس بند رہویں شعبان کو سنہ ۱۲۶۷

مطبع محمدی میں حلیہ طبع سی آراستہ ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزید کرمہ والصلوۃ والسلام
علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین بعد اسکے کہتا ہی مسکین
محمد قطب الدین بن محمد محی الدین خان بن شاہ حاجی تغمدہم
اللہ فی رحمتہ کہ ایک مدت سی اس عاجز کی خیال مین چند مضامین ہدایت
انگیز معتبر کتابون کی لائق اسکے تھی کہ اگر انکو ایک جا جمع کرکی جلوہ ظہور دیا
جاوی تو بھائی مسلمانون کو بہت مفید ہون اور وہ ایک چہل حدیث ہی نہایت خوب اور
دلپسند و حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمہ کی صد پند اور اعلام اہل ایمان کی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف سے

اور مسائل باب الکراہۃ کی کہ جاننا اونکا بہت ضروری ہی اور اکثر لوگ اونسی غافل ہین اسلیئی نوبت
کہ سنہ بارہ سو اٹھاون ہجری مین توفیق باری تعالی رفیق اس عاجز کی ہوئی کہ یہہ رسالہ
متضمن اون مضامین کا دو باب پر مرتب کیا کہ ایک تو **باب الہدایۃ**
لکھا اوسمین تین فصلین ہین پہلی فصل مین چہل حدیث مذکور ہی اور دوسری فصل مین پند
سودمند اور تیسری فصل مین اعمال قول جمیل کی دوسرا **باب الکراہۃ** ہی
اوسمین چہہ فصلین ہین فصل پہلی بیچ کہانی اور پینی کی اور حرمت استعمال کی چاندی
سونیکی برتنون وغیرہ مین اور حرمت مزامیر وغیرہ کی فصل دوسری بیچ بیان لباس کے
فصل تیسری بیچ بیان نظر کرنی کی اور جو اسکی مانند ہو فصل چوتھی بیچ بیان کسب کی فصل
پانچوین بیچ بیان استبراء وغیرہ کی فصل چھٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کی کہ اسمین بہت مسائل
ضروری ہین مانند حرمت کہیلنی نرد اور شطرنج اور خصی کرنی آدمی کی مطلق اور خصی
کرنی جانور کی بلا فائدہ اور حرمت استعمال کرنی ادویہ حرام کی وغیر ذلک اور بعد اسکے
فروع یعنی مسائل متفرقہ مذکور ہین کہ وہ بہی بہت بکار آمد ہین اور یہہ باب الکراہۃ در مختار اور
اسکی شرحون اور ملتقی الابحر اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی معتبر کتابونسی لکھا ہی اور
نام اس رسالہ کا **معدن الجواہر** رکھا اور بعد مرتب ہونی کی بخدمت بابرکت
اپنی استاد بزرگوار جناب مولانا اسحق صاحب زادہ اللہ شرفا کی عرض کیا اور جناب
موصوف نی اصلاح دی یعنی روایات ضعیفہ موقوف کین اور روایات صحیحہ باقی رکہین غرضکہ
اسکی تصحیح و تنقیح مین حتی الوسع بہت کوشش کی گئی لیکن بندہ بہر نوع پر تقصیر و عاجز ہے
ای میری پاک پروردگار جو کچہہ اسمین خطا اور چوک ہوئی ہو اوسکو معاف فرما اور توفیق
دی ہم سب مسلمانون کو کہ اسپر عمل کرین آمین آمین یا ارحم الراحمین ٭٭

باب الهداية

یہہ باب الہدایۃ ہی اسمین تین فصلین ہین فصل پہلی بیچ بیان جمل حدیث کے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تؤمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ ایمان لاے تو ساتھہ اللہ کی اور روز آخر کے اور فرشتون کے اور کتابون

والنبيين والبعث بعد الموت والقدر خيره وشره من الله تعالى وأن تشهد

اور نبیون کی اور جی اوٹھنی کی بعد مرنیکے اور تقدیر بھلے اور برے کی اللہ تعالی کی طرف سے اور یہہ کہ گواہی دے تو

أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلوة بوضوء سابغ لوقتها و

اسکی کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور گواہی دیو اسکی محمد رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہہ قائم کر تو نماز ساتھہ وضو کامل کے ہر وقت پر اور

تؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت إن كان لك مال وتصلي اثنتي عشرة

دیتو زکوۃ اور روزے رکھی تو رمضان کی اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر ہووے تیرے پاس مال اور پڑھے تو بارہ رکعتین

ركعة في كل يوم وليلة والوتر لا تتركه في كل ليلة ولا تشرك بالله شيئا ولا تعق

ہر دن رات مین فرض اور وتر کو نہ چھوڑ ہر رات مین اور نہ شریک کر ساتھہ اللہ کی کسی چیز کو اور نہ نافرمانی کر

والديك ولا تأكل مال اليتيم ظلما ولا تشرب الخمر ولا تزن ولا تحلف بالله

ماباپ کے اور نہ کہا مال یتیم کا ظلم سے اور نہ پی شراب اور نہ زنا کر اور نہ قسم کہا ساتھہ اللہ کے

كاذبا ولا تشهد شهادة زور ولا تعمل بالهوى ولا تغتب أخاك

جھوٹی اور نہ دے گواہی جھوٹے اور نہ عمل کر خواہش نفسانی پر اور نہ غیبت کر اپنے بھائی

المسلم ولا تقذف المحصنة ولا تغل أخاك المسلم ولا تلعب ولا تله مع

مسلم کی اور نہ بہتان زنا کر عورت پاکدامن کو اور نہ خیانت کر اپنے بھائی مسلمان کی مال مین اور نہ کھیل اور نہ تماشا کر

اللاهين ولا تقل للقصير يا قصير تريد بذلك عيبه ولا تسخر بأحد من

تماشا دیکھنے والونکے ساتھہ اور نہ کہہ تو ٹھنگنے کو ای ٹھنگنے ارادہ کر تو ساتھہ اوسکی عیب کرنا اوسکا اور نہ ٹھٹھا کر کسی سے

[illegible]

النَّاسِ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيمَةِ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى نِعْمَتِهٖ وَتَصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ

آدمیوں سے اور نہ کر چغل خوری درمیان مسلمان بھائیوں کے اور شکر کر اللہ تعالیٰ کا اوسکی نعمت پر اور صبر کر تیو بلا

وَالْمُصِيبَةِ وَلَا تَأْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللّٰهِ وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَائَكَ وَصِلْهُمْ وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِنْ

اور مصیبت پر اور نڈر نہو تو اللہ کی عذاب سے اور نہ انقطاع کر اپنی اقربا سے اور سلوک کر اقربا سے اور نہ لعنت کر کسی کو

خَلْقِ اللّٰهِ وَاَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَلَا تَدَعْ حُضُورَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ

مخلوق خدا میں سے اور بہت پڑھا کر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ کو اور نہ چھوڑ حاضر ہونا جمعہ کا اور عیدین کا۔

وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ

اور جان لے یہہ بات کہ جو چیز پہنچی تجکو مصیبت وغیرہ نہیں تھی کہ نہ پہنچے تجکو اور جو چیز کہ نہ پہنچی تجکو نہ تھی کہ پہنچے تجکو اور نہ چھوڑ پڑھنا

الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَرَوَاهُ الْحَافِظُ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ مَنْدَهْ وَالْحَافِظُ

قرآن کا بہر حال نقل کی یہہ حدیث حافظ ابو القاسم نے کہ نام انکا عبد الرحمن بن محمد بن اسحق بن مندہ ہے اور نقل کی یہہ حافظ

اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ بْنِ بَابُوَيْهِ الرَّازِيُّ فِي الْاَرْبَعِينَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالرَّافِعِيُّ عَنْ سَلْمَانَ

ابو الحسن نے کہ نام انکا علی بن ابی القاسم بن بابویہ رازی ہے اربعین میں اور نقل کی یہہ ابن عساکر نے اور رافعی نے سلمان سے

قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَرْبَعِينَ حَدِيثًا الَّتِي قَالَ مَنْ حَفِظَهَا

کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چالیس حدیثین کہ جنکی حق میں فرمایا ہے کہ جو کوئی یاد کرے انکو

مِنْ اُمَّتِي دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرَهُ وَفِي اٰخِرِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا ثَوَابُ

میری امت میں سے داخل ہو وے بہشت میں کہا میں کونسی ہیں وے یا رسول اللہ کہا سلمان نے بس ذکر کی حضرت نے یہہ حدیث اور اوسکی آخر میں کہا میں کیا ثواب ہے

مَنْ حَفِظَ هٰذِهِ الْاَرْبَعِينَ قَالَ حَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کہ یاد کرے ان چالیس حدیثوں کو فرمایا حشر کریگا اوسکا اللہ تعالیٰ ساتھہ انبیا اور علما کی قیامت کے دن

كَذَا فِي كَنْزِ الْاَعْمَالِ لِلشَّيْخِ التَّقِيِّ عَلِيٍّ الْمُتَّقِيِّ رحمہ اللہ یہہ کتاب کنز العمال کی تصنیف ہے شیخ متقی علی متقی کی

فصل دوسری بیچ بیان صد پند سودمند لقمان حکیم کی کہ اپنی فرزند ارجمند کو کہیں اور فرمایا ہر کہ
این نصایح را شعار خود سازد در دنیا و آخرت کار خود سازد ۱ اول آنکه ای جان پدر خدای
عز و جل را بشناس ۲ و هرچه از پند و نصیحت گوئی نخست بر آن کار کن ۳ سخن باندازهٔ خویش گوی ۴
قدر هر مردم بدان ۵ حق همه کس را بشناس ۶ راز خود نگاهدار ۷ یار را وقت سختی بیازمای ۸
دوست را بسود و زیان امتحان کن ۹ از مردم ابله و نادان بگریز ۱۰ دوست زیرک و
دانا گزین ۱۱ در کار خیر جد و جهد نمای ۱۲ بر زنان اعتماد مکن ۱۳ تدبیر با مردم مصلح و دانا
کن ۱۴ سخن بحجت گوی ۱۵ جوانی را غنیمت دان ۱۶ بهنگام جوانی کار پیری راست کن
۱۷ یاران و دوستان را عزیز دار ۱۸ با دوست و دشمن ابرو کشاده دار ۱۹ مادر و پدر را
غنیمت دان ۲۰ استاد را بهترین پدر شمر ۲۱ خرج باندازهٔ دخل کن ۲۲ در همه کار میانه رو
باش ۲۳ جوانمردی پیشه کن ۲۴ خدمت مهمان بواجبی ادا کن ۲۵ در خانه که درآئی چشم و زبان را
نگاهدار ۲۶ جامه و تن پاک دار ۲۷ با جماعت یار باش ۲۸ فرزند را علم و ادب بیاموز ۲۹
و اگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز ۳۰ از کفش و موزه که پوشی ابتدا از پای راست
کن ۳۱ و بدر آوردن از پای چپ گیر ۳۲ با هر کس کار باندازهٔ او کن ۳۳ شب چون سخن
گوئی آهسته و نرم گوی ۳۴ و بروز چو گوئی بهر سو نگاه کن ۳۵ کم خوردن و خفتن و گفتن
عادت انداز ۳۶ هر چه بخود نه پسندی بدیگران مپسند ۳۷ کارها با دانش و تدبیر کن ۳۸
ناآموخته استادی مکن ۳۹ با زن و کودک راز مگوی و بر چیز کسان دل منه ۴۰ از بد اصلان
چشم وفا مدار ۴۱ بی اندیشه در کار مشو ۴۲ ناکرده کرده مشمر ۴۳ کار امروز بفردا میفکن ۴۴
با بزرگتر از خود مزاح مکن ۴۵ با مردم بزرگ سخن دراز مگوی ۴۶ عوام الناس را گستاخ
مساز ۴۷ حاجتمند را نومید مکن ۴۸ از جنگ گذشته یاد مکن ۴۹ خیر کسان بخیر خود میامیز

میان مرد مال خود را بدوست و دشمن خود منمای ۵۱ خویشاوندی از خویشاوندان مبر ۵۲ کسانرا
که نیک باشند بغیبت یاد مکن ۵۳ بخود منگر ۵۴ جماعت که ایستاده باشد تو نیز موافقت همه کن ۵۵ انگشتان
هم مگذران ۵۶ در پیش مردم خلال دندان مکن ۵۷ آب دهن و بینی باواز بلند مینداز ۵۸ در خانه
دست بردهن منه ۵۹ بر روی مردم کاهلی مکش ۶۰ انگشت در بینی مکن ۶۱ سخن هزل آمیخته مگوی ۶۲
مردم را پیش مردم خجل مکن ۶۳ غمازی بچشم و ابرو مکن ۶۴ سخن گفته دیگر بار مخواه ۶۵ از سخن که خنده آید
حذر کن ۶۶ ثنای خود و اهل خود پیش کس مگوی ۶۷ خود را چون زنان میارای ۶۸ هرگز مراد فرزندان
مباش ۶۹ [illegible] بن نگاهدار ۷۰ در وقت سخن دست مجنبان ۷۱ همه کس را پاس دار ۷۲ برآمد
کسان همداستان مشو ۷۳ مرده را به بدی یاد مکن که سود ندارد ۷۴ تا توانی جنگ و خصومت مساز
۷۵ قوت آزمای مباش ۷۶ آزموده کس را جز بصلاح گمان مبر ۷۷ نان خود را [illegible]
دیگران مخور ۷۸ در کارها تعجیل مکن ۷۹ برای دنیا خود را در رنج میفکن ۸۰ هر که خود را نشناخت
او را نشناس ۸۱ در حالت غضب سخن نفهمیده مگوی ۸۲ با آستین آب بینی پاک مکن ۸۳
بوقت برآمدن آفتاب مخسپ ۸۴ پیش مردم مخور ۸۵ از بزرگان براه پیش مرو ۸۶
در میان سخن مردم میا ۸۷ پیش سر زانو منه ۸۸ چپ و راست منگر نظر سوی زمین بدار ۸۹ اگر
توانی بر ستور برهنه سوار مشو ۹۰ پیش مهمان بکسی خشم مکن ۹۱ مهمانرا بکار مفرمای ۹۲ با دیوانه
دست سخن مگوی ۹۳ با فارغان و اوباشان بر سر محله ها منشین ۹۴ بهر سود و زیان آبروی
خود مریز ۹۵ فضول و متکبر مباش ۹۶ خصومت مردم بخویش مگیر ۹۷ از جنگ و فتنه برکران
باش ۹۸ بی کار دو انگشتری مکرم مباش ۹۹ مراعات کن چندانکه خود را خوار نسازی فروتن
باش و زندگانی کن بخدای تعالی بصدق بنفس بقهر با خلق بانصاف و به بزرگان بخدمت
بخردان بشفقت بدرویشان بسخاوت بدوستان و یاران بنصیحت بدشمنان بحلم بجاهلان

بخاموشی بعالمان بتواضع باش بطریق بسر بر بمال کسی طمع مکن و چون پیش آید منع مکن لیکن چون پیش آید جمع
کن گفت سه هزار کلمه در نصیحت نوشته ام سه کلمه از آن برگزیده ام و واز آن یاد دار و یک را فراموش گردان
یعنی خدای تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش کن و نیز فرموده اند خاموشی هفت خاصیت دارد
زینت هست بی پیرایه هیبت بی سلطنت عبادت بی محنت حصار بی دیوار بی نیازی بی عذر فراغ از کرام کاتبین
پوشیدن عیبها **بیت** بطبع هیچ مضمون به زلب بستن نمی آید * خموشی معنی دارد که در گفتن نمی آید
فرو سینها خاموشی گنجینه گوهر کند * یاد دارم از صدف این نکته سربسته را * نقل است که از وی پرسیدند
معنی بلوغ چیست فرمود دو معنی دارد یکی آنکه از مرد منی بیرون آید دوم آنکه مرد از منی بیرون آید *

فصل تیسری بیچ بیان اعمال کی که منقول ہین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ سے فرمایا
جناب ممدوح نے کہ وصیت کی مجکو میری والد بزرگوار یعنی حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ نے ساتھہ
مداومت یا مغنی کی ہر روز گیارہ سو بار اور ساتھہ مداومت سورہ مزمل کی چالیس بار اور اگر
چالیس بار نہو سکی تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہہ دونو وظیفہ مجرب ہین واسطی غنای قلبی و ظاہری کی اور
وصیت کی مجکو ساتھہ ہمیشہ پڑہنی درود شریف کی اور فرمایا کہ بسبب درود کی پایا مینی جو کچھہ کہ پایا اور
سنا مینی اونسی کہ فرماتی تہی جب آوی تیری پاس کوئی شخص کہ دکہتی ہو داڑہ اوسکی یا سر اوسکا یا ریح کا
درد رکہتا ہو تو لی ایک تختہ پاک اور بچہا اوسپر ریت اور لکہہ اوسپر لیکہ لوہی کی میخ سی ابجد ہوز حطی
بعد ازان دہرسی گاڑ میخ حرف الف پر اور پڑہ سورہ فاتحہ ایکبار اس حال مین کہ درد والا رکہی ہو
انگلی اپنی درد کی جگہہ پر زور سی پہر پوچہہ اوس سی کہ آیا شفا پائی تو نی اگر اوسنی کہا کہ شفا پائی نہہ والا
پہ میخ رکہہ حرف ب پر اور پڑہ سورہ فاتحہ دو بار اور پوچہہ اوس سی مانند پہلی بار کی پس اگر شفا پائی
نہوا تو پہر رکہہ جیم پر اور پڑہ فاتحہ تین بار اور اسی طرح کرتا رہو پس نہین پہنچیگا تو آخیر حرف تک مگر کہ
شفا دیگا اوسکو اللہ تعالی اور جب درپیش آوی تجکو حاجت یا تیرا کوئی سفر کو گیا ہو اور چاہتا ہو تو

کہ آدمی وہ سلامت مطلب یا سبب ہو گر یا کوئی تیر ابیمار ہو اور چاہی تو کہ شفا دی لی وسکو اللہ تعالی پس پڑہ

سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت فجر اور فرض فجر کی اور جسکو کاٹی کتا دیوانہ اور خوف ہو

اوسکی ہر ک چڑہنی کا پس لکہہ اوسکی لئی یہہ آیت روٹی کی چالیس ٹکرون پر اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ

كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا اور کہہ اوسکو کہ کہا ہر روز ایک ٹکرا اور جو کوئی پڑہی سورہ

واقعہ ہر شب نہین پہنچی کا اوسکو فاقہ اور جو کوئی پڑہی وقت سونی کی اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اخیر سورہ کہف تک اور دعا کری اللہ تعالی سی یہہ کہ جگادی اوسکو او سوقت مین کہ ارادہ کری

جاگنی کا اوسمین تو جگا دیگا اوسکو اللہ تعالی اوسیوقت مین اور لکہہ اس تعویذ کو اور ڈال لڑکی کی

گلی مین نگہبانی کریگا اوسکی اللہ تعالی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ

وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ أَلْفِ أَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور یہہ دعا سبب

ہی ہر آفت سی پڑہ اسکو صبح و شام بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللهَ

قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي

وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ إِنَّ وَلِيِّيَ اللهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اور جو کوئی خوفناک ہو حاکم سی تو کہیعص کہیعص پڑہی اس طرح پر کہ اوپر ہر حرف کہیعص کے ایک ایک

اونگلی اپنی ہاتہہ کی بند کری اور پہر حمعسق حمعسق پڑہی اس طرح کہ ہر حرف حمعسق پر ایک ایک

اونگلی بائین ہاتہہ کی بند کری پہر جب اوسکی سامنی جاوی تو دونو ہاتہہ کہولدی اور یہہ آیتین

قرآنکی کہ اون کو آیات شفا کہتی ہین لکہی تو اونکو بیمار کی لئی ایک باسن مین پہر پانی سے دہو کر پلاوی

برای شفای مریض

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ ۝ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ

منقول ہی شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ سی کہ بیٹا اونکا گرفتار مرض شدید ہوا کہ قریب مرگ پہنچا
اونکو نہایت تردد اور فکر ہوا کہا اونہون نی کہ پس دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین تو شکوہ
کیا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی بیٹی کی بیماری کا پس فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی یعنی
کیون غافل ہی وہ نسی پہر جاگا مین پس سوچا مینی اونکو پس وہ چہہ جگہہ پائین کتاب اللہ مین ویشف صدور
قوم مومنین الخ کہا اونہون نی کہ پس لکہا مینی اونکو پہر گہولا مینی اونکو ساتہہ پانی کی اور پلایا مینی اوسکو
پس ایسا ہو گیا جیسی اونٹ کہولا جاتا ہی رسی سی یعنی بالکل اچہا ہو گیا اور رہوا شادان فرحان یہہ
مواہب لدنیہ مین لکہا ہی اور بعضی آیتین نفع دیتی ہین جادو سی اور پناہ ہوتی ہین شیطان سی چورون اور
درندون سی چار آیتین اول سورہ بقرہ کی اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتین بعد اوسکی خالدون تک
اور تین آیتین سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ تا محسنین تک اور آخر سورہ بنی اسرائیل کا قل ادعوا اللہ
او ادعوا الرحمن الخ اور دس آیتین اول صافات کی تا من طین لازب اور دو آیتین سورہ الرحمن کی یا معشر الجن و
الانس تا تنتصران اور اخیر سورہ حشر کا لو انزلنا تا آخر اور دو آیتین قل اوحی کی انہ تعالی جد ربنا سی
لفظ شططا تک پس یہہ آیتین ہین کہ نام رکہا گیا ہی انکا سی ۳۳ آیات اور والد بزرگوار میری یاد
کرتی تہی نیز الحمد اور قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس اور سورہ جن اول سی لفظ شططا تک اور جب ظاہر ہو مرض چیچک کا تو لی ڈورا
نیلا اور پڑہ سورۃ الرحمن اور جب فبای آلاء ربکما تکذبان پر پہنچی تو گرہ لگاتا جا اور دم کرتا جا پہر
اوس ڈورا کو لڑکی کی گلی مین ڈالدی عافیت دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس مرض سی اور نام اصحاب
کہف کی سبب امان کی ہین ڈوبنی سی اور جلنی سی اور لٹنی سی اور چوری سی

الٰہی بحرمتہ

تمليخا مكسلمينا كشفوطط اذرفطيونس كشافطيونس تبيونس يوانس بوس وكلبهم قطمير وعلى الله قصد السبيل ومنها جائر

اور جب کچہ حاجت درپیش ہو تو پڑہی یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو بار بارہ دن تک پس اللہ تعالی روا کریگا حاجت تیری اور واسطی روا ہونی حاجات ضروری کی پڑہی چار رکعتین اسطرح کہ پڑہی پہلی رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذالک ننجی المؤمنین سو بار اور دوسری رکعت مین سو بار پڑہی رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اور تیسری رکعت مین سو بار پڑہی وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد اور چوتہی رکعت مین سو بار پڑہی قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پہر بعد سلام پہیرنی کی پڑہی سو بار رب انی مغلوب فانتصر اور جسکو آسیب ہو پڑہی اوسکی داہنی کان مین سات بار ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب اور بائین بہی پڑہی اوسکی کان مین سات بار اور پڑہی سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء والطارق اور اخیر سورہ حشر کا اور سورہ والصافات ساری پس وہ جن جل جاویگا اور یہہ بہی پڑہی اوسکی کان مین افحسبتم اخیر سورہ مومنین تک اور یہہ بہی کری کہ پڑہی پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورہ جن کی اور چہڑکی اوسکو اوسکی منہہ پر پس وہ افاقہ پاویگا اور اگر کسی مکان مین آسیب ہو تو چہڑکی اوس پانی کو اوس مکان کی کونون اور اطراف مین پس نہین رہیگا وہ اوس مکان مین اور اگر آسیب ہو مکانمین اور پتہر پہینکتا ہو تو پڑہی یہہ آیت انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا چار میخون پر پہر میخ پر پچیس پچیس بار پہر گاڑ دی انکو

اوس گہر کی چار کونون مین اور نام اصحاب کہف کی بہی لکہی اوس گہر کی دیوار اون پر اور پانچ عورت کی لئی لکہی آیہ ولو ان قرآنا لفظ جمیعا تک ہرن کی جہلی پر زعفران و گلاب سی اور پہیر اوس عورت کی گلی مین ڈال دی اور یہہ بہی کری کہ پڑہی چالیس لونگون پر ہر ایک پر سات سات بار او کظلمات لفظ نور تک اور وہ عورت ہر روز ایک کہا لیا کری اور شروع کری کہانا اونکا وقت فارغ ہونی کی غسل حیض سی اور صحبت کرتا رہی اوس عورت سی خاوند اوسکا اون ایام مین اور جس عورت کا حمل گر پڑتا ہو تو یون کری کہ لیوی ایک ڈور اسرخ برابر قد اوسکی کی اور نو گرہین دی وسمین اسطرح کہ دم کرتا جاوی ہر گرہ مین واصبر وما صبرک الا باللہ لفظ محسنون تک اور تمام ایہا الکافرون آخر تک اور درد زہ کی لئی لکہی ایک پرچہ کاغذ پر والقت ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اوسکو ایک پاک کپڑی مین لپیٹ کر اوس عورت کی پاؤن مین باندہی پس انشاء اللہ تعالی وہ جلد جنی گی اور اہیا اشراہیا دعا حضرت موسی علیہ السلام کی ہی معنی اسکی یہہ ہین ای زندہ پہلی ہر چیز کی اور ای زندہ بعد ہر چیز کی کذا فی الدر المنثور اور جس عورت کی لڑکیان ہی ہوتی ہون اور لڑکا نہوتا ہو تو لکہی پہلی اسکی کہ گذرین حمل پر تین مہینے ہرنکی جہلی پر زعفران و گلاب سی یہہ آیۃ اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد و کل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال اور لکہی یہہ آیت بہی یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا پہر لکہی بحق مریم وعیسی ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ اور دوسرا عمل اسکی لئی یہہ ہی کہ خط گرد اونگلی سی عورت کی پیٹ پر ستر بار کہینچی اور ہر بار یا متین کہی اور جس عورت کی لڑکا نہ جیتا ہو وہ لیوی اجواین اور کالی مرچین اور وقت زوال آفتاب کی روز دوشنبہ کو سورہ والشمس چالیس بار پڑہی اور اوسپر دم کری اور اول و آخر ہر بار درود پڑہی اور

ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا

او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضہا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور

واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

اوس سے ہوا ہیں اور جن کو وہ عورت روز حمل سی تا چھٹانی دودہ کی کہاتی رہی اور جس بچہ کو نظر
جبرئیل کی ہو جاوی تو وہ خط گرد چہری سی کہنچی اور آیۃ الکرسی اور یہہ آیتیں پڑہی وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ
وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ لفظ مجرمون تک وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ پہر کہی أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَ
عَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيظُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
پہر کہڑی کری چہری کو بیچ دائرہ میں اور کہی رَكَّزْتُهَا فِي قَلْبِ الْعَائِنَةِ یعنی جہو یا میں اسکو جبرئیل کی
دلمیں پہر ڈہانک دی اوسکو نیچی ایک طباق کی یا قعب کی اور جو کوئی کہی نظر لگانی والی کو یا جادو گر کو یا
فلانی اور پکاری اوسکو ساتھہ نام وسی کی وقت لگانی نظر کی یا جادو کرنی کی یا اوسوقت کہ بیان
کری اوس قصہ کو تو اثر اوسکا نابود ہو جاتا ہی اور جب ثابت ہو نظر تو نظر لگانی والی کا موہنہ و
دونوں ہاتھہ اور پاؤن دونوں اور ازار کی اندر سی جگہہ استنجی کی ساتھہ پانی کی ایک باسن میں دہلاوی
اور اوسکو اوسپر کہ جسکو نظر لگی ہی ڈالدی تو فی الفور اچہا ہو جاویگا اور اوسکی لئی کہ جادو ہو
اوسپر اور اوس بیمار کی لئی کہ طبیب اوسکی علاج سی عاجز ہوں سفید چینی کی باسن میں لکہی اور پانی
سی دہو کر پلاوی چالیس روز تک يَا حَيُّ حِينَ لَا حَيَّ فِي دَيْمُومَةِ مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا حَيُّ کہتا ہوں میں
کہ دیکہا میں نی اپنی والد بزرگوار کو کہ زیادہ کرتی تہی اسپر سورہ فاتحہ کو اور جسکی خبر کچہہ جاتی رہی ہو اوسپر
پڑہی یا حفیظ ایک سو انیس بار بغیر زیادتی اور کمی کی پہر پڑہی یہہ آیت يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ایک سو انیس بار اللہ تعالی
پہر اوس چیز کو اوس تک پہنچا دیگا اور چور کی پہچاننی کو دو شخص آمنی سامنی بیٹہہ کر ایک بدہنی کلمہ کی
اونگلیوں سی پکڑلیں اور جسپر گمان چوری کا ہو نام اوسکا اوس بدہنی پر لکہیں اور سورہ یس اول سی

لفظ من المنکرین تک پڑہی پس اگر وہ چور ہوگا تو بدہنی بہرنی لگی گی اور اگر بدہنی نہ بہری تو اوسکا
نام مٹا دی اور اور کا نام لکہی اور اسیطرح کری یہان تک کہ بدہنی بہری کہتا ہون مین کہ واجب ہی
اوس شخص پر کہ مانند اس عمل کی جب چور پر مطلع ہو تو یقین اوسکی چور ہونیکا نکری اور اوسکی گناہ کو ظاہر
نکری بلکہ دلیل قراین و علامات کی ہووی اس لئی کہ یہہ راہ تجسس نشان و علامات کی ہی اللہ تعالے
فرماتا ہی وَلَا تَقْفُ الخ یعنی اور دلیل مت ہو اوس چیز کی کہ تجکو معلوم نہین تحقیق سماعت اور بینائی او
دل ہر ایک اوس سی پوچہا جاویگا اور اگر بردہ کسی کا بہاگ جاوی تو سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک
کاغذ پر لکہی پہر لکہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ
السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْهِمَا عَلٰی عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ اَضْيَقَ مِنْ حَلْقَةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ
اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پہر لکہی آیتین اَوْ كَظُلُمَاتٍ لفظ نور تک وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ
اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ
هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پہر لکہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ
عَلٰی نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اس کاغذ کو کسی چیز مین چہپا کر تاریک گہر مین بیچون بیچ دو پتہرون کی رکہدی اور
اگر چاہی تو کہ حاجت تیری اللہ تعالی روا کری تو سورہ فاتحہ پڑہ اسطرح کہ میم اخیر بسم اللہ کی
ساتہہ لام الحمد کی وصل کر اور درمیان سنت اور فرض فجر کی پڑہ اور شروع روز اتوار سی
کر اوس روز ستر بار پڑہ اور دوسری روز ساتہہ بار اسیطرح ہر روز دس بار کم کی جاوی تا کہ ہفتہ
کی روز دس بار پڑہی جاوی اور اگر کوئی شخص گرفتار کسی بلا مین ہو اور چاہی کہ خواب مین راہ نکلنی کی
اوس سی دیکہی پس وضو کری اور پاک کپڑی پہنی اور رو بقبلہ داہنی کروٹ لیٹی اور والشمس اور واللیل
اور قل ہو اللہ سات سات بار پڑہی اور ایک روایت مین قل ہو اللہ کی بدلی والتین بہی سات بار

سات بار پڑہے اللّٰهمّ أرني في منامي كذا وكذا واجعل لي من أمري فرجًا ومخرجًا وأرني في منامي ما أستدلّ به إجابة دعوتي پس اگر خواب مین دیکہی بہتر کو کہ خوش کری اوسکو بہتر ہی وگرنہ اسیطرح دوسری شب مین کری ہمی اگر خواب مین دیکہی تو بہتر وگرنہ تیسری شب مین اسیطرح کری سات راتون تک یونہین کری انشاء الله تعالی معلوم ہوجاویگا تجربہ کیا ہی اسکو ایک جماعت نی ہماری یاردن مین سی

تپ زدہ کی لئی لکہہ کر اوسکی بازو مین باندہی بحکم خدای تعالی کی جلدی اچہا ہوجاویگا

بسم الله الرحمن الرحيم براءة من الله العزيز الحكيم الى ام ملدم التي تأكل اللحم وتشرب الدم وتهشم العظم أمّا بعد يا أمّ ملدم إن كنت مؤمنة فبحق محمّد صلى الله عليه وسلم وإن كنت يهودية فبحق موسى عليه السلام وإن كنت نصرانية فبحق المسيح عيسى بن مريم عليهما السلام أن لا أكلت لفلان بن فلان لحمًا ولا شربت له دمًا ولا هشمت له عظمًا وتحوّلي عنه الى من يتخذ مع الله إلهًا آخر لا إله إلا هو العزيز الحكيم وإلا فأنت بريئة من الله تعالى والله تعالى بريء منك وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم اور پڑہی تپ زدہ پر

ہر روز بعد عصر کی سورہ مجادلہ بہی تین بار اور واسطی اوس شخص کی کہ اوسکی خنازیر ہون بقدر رقد بیمار کی تسمہ بطور ڈوری کی لیوی اور اکتالیس گرہین اوسمین لگاوی اور ہر گرہ مین یہ دعا دم کری بسم الله الرحمن الرحيم أعوذ بعزة الله وقدرة الله وقوة الله وعظمة الله وبجار الله وسلطان الله وكنف الله وجوار الله وأمان الله وحرز الله وصنع الله وكبرياء الله ونظر الله وبهاء الله وجلال الله وكمال الله لا إله

الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد اور جسکی بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو یہہ دعا ساتھ بار
اوسپر پڑہے اور اشارہ ساتھ چہری کی کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی محمد وعلی
آل محمد وبارک وسلم بسم اللہ العظیم الحلیم الکریم الرحمن الرحیم رب العرش العظیم
بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ ایتہا الحمرۃ جاءتک جنود من السماء وقال سلیمان ایتہا
الریح اجیبی داعی اللہ ومن لم یجب داعی اللہ فما لہ من ملجا وما لہ من ظہیر بسم اللہ
وبالثناء الطیب علی للہ اللہ یکفیک واللہ یشفیک من کل داء یوذیک ومن کل
آفۃ تعتریک لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و
آلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین اور جو کوئی شکایت کمتا
بینائی کی طرف سے بعد ہر نماز فرض کے پڑہے فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید
اور جسکو مرگی ہو تختی تانبی کی لیوے اور اتوار کے روز اول وزمین بعد نکلنے آفتاب کے کہودے ایکطرف
اوسکے یا قہار انت الذی لا یطاق انتقامہ اور دوسرے طرف تختی کے یا مذل
کل جبار عنید بقہر عزیز سلطانہ یا مذل تمام ہوئے اعمال قول جمیل کے
اور سند انکے مولف قول جمیل تک یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تک یون ہیکہ اجازت
دی انکو اس عاجز محمد قطب الدین مولف اس رسالہ کو جناب مولانا محمد اسحق صاحب ادام اللہ شرفہ نے اور
اونکو اجازت دی اونکے نانا بزرگوار حضرت مولوی شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ نے اور اونکو اجازت دی
انکے والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اور یہہ عاجز محمد قطب الدین اجازت دیتا ہے
سب بہائی مسلمانوں کو کہ جو چاہے اس سے منتفع ہو واللہ المیسر لکل المتعسر اسکے سوا یہہ ہے ایک عمل
واسطے سب سختی اور بیماریوں کو مفید ہے اسپر عمل کرنا چاہیے منقول ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو کرتا ہے اللہ واسطے اسکے ہر فکر سے کشادگی اور ہر تنگی سے

نکلنا اور رزق دیتا ہی وسکو ایسی جگہہ سی کہ نہین گمان کہتا انتہی پس معلوم ہوا کہ استغفار کو تاثیر ہی
بیچ دفع فکر اور تنگی کی اس لئی کہ تعلق ہی اہل ملل اور عقلائی امت کا کہ معاصی اور فساد باعث ہوتی
ہین فکر اور غم کی اور تنگی دل اور امراض انکی پس نہین ہی دوائی انکی سوائی توبہ کی اور استغفار کی کذا فی مواہب اللدنیہ

٢ بابُ الکراهة

یعنی بیچ بیان مکروہ چیزون کی جانا چاہئی کہ نزدیک امام محمد کی جو مکروہ تحریمی ہی وہ حرام ہی یعنی
مانند حرام کی ہی عذاب ہونی مین ساتھہ دوزخ کی اور مکروہ تنزیہی طرف حلال کی قریب تر ہی اتفاقا
اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مکروہ تحریمی قریب تر ہی طرف حرام کی اور صحیح اور
مختار یہی ہی اور مانند مکروہ تحریمی کی ہی بدعت اور شبہہ پس نسبت مکروہ تحریمی کی طرف حرام کی
مانند نسبت واجب کی ہی طرف فرض کی پس ثابت ہوتا ہی مکروہ تحریمی ساتھہ اوس چیز کی کہ ثابت
ہوتا ہی ساتھہ اوسکی واجب یعنی ساتھہ دلیل ظنی کی آیات و احادیث سی اور گنہگار ہوتا ہی اسکی ارتکاب سے
جیسی کہ گنہگار ہوتا ہی ساتھہ ترک کرنی واجب کے اور مثل واجب کے ہی گناہ مین ساتھہ ترک کرنی کے سنت
موکدہ اور زیلعی مین لکھا ہی کہ ترک سنت کے مستحق عذاب دوزخ کا نہین ہوتا بلکہ محروم رہتا ہی شفاعت
نبی مختار سی صلی اللہ علیہ وسلم پس ترک کرنا سنت کا قریب حرام کی ہی نہ حرام انتہی

فصل

پہلی بیچ
بیان کہانی اور پینی کی مسئلہ فرض ہی کہانا اور پینا اسقدر کہ دفع کری ہلاک ہونی کو اور اگر حلال
کہانا پینا بہم نہ پہنچی اور ماری بہوک کی مرا جاتا ہو تو اس صورت مین حرام کہانا پینا بہی فرض ہوتا ہی اور
مستحب ہے اسقدر کہ بسبب اوسکی نماز کہڑی ہو کر پڑہ سکی اور سہل ہو اوسپر روزہ اور منتقی مین ہی کہ فرض
اسقدر ہی کہ دفع کری ہلاکت کو اور بسبب اوسکی نماز کہڑی ہو کر پڑہ سکی انتہی اور مباح ہی پیٹ بہر کہانا پینا
واسطی زیادتی قوت کی اور حرام ہی زیادہ اس سی اور زیادہ اس سی وہ ہی کہ ظن غالب ہو کہانیوالی کو کہ یہ
معدہ میرا فاسد کر دیگا پس اس طرح کہانا پینا حرام ہی مگر یہ کہ بارادہ کہاوی اسقدر کہ [illegible]

اور اگر روزہ رکہنی کی باعث کہ نہ کہا سکی جہان اوسکا یا اور اسکی مانند تو حرام نہیں اور نہیں جائز ریاضت بہت
کم کہانی کی یہان تک کہ ضعیف ہو جاوی ادای عبادت سی اور جو کوئی نکہاوی مردار حالت مخمصہ مین
یا روزہ رکہی اور نہ کہاوی یہان تک کہ مرجاوی تو گنہگار ہوگا بخلاف اوس شخص کی کہ دوا نکہائی یہان تک کہ مرگیا یعنی اون دونون صورتون مین
گنہگار نہین ہوگا مسئلہ نہین مضائقہ اقسام میوہ کی کہانیکا اور ترک کرنا اوسکا افضل ہی اور طیار کرنا کئی طرح کی کہانونکا
اسراف ہی اور اسیطرح اسراف ہی کہنا روٹی کا دسترخوان پر زیادہ حاجت سی مسئلہ مکروہ ہی پونچہنا انگلیونکا
یا چہری کا روٹی سی اور رکہنا نمکدان کا روٹی پر مسئلہ سنت کہانی کی یہہ ہی کہ بسم اللہ کہکر کہانا شروع کری
اور بعد کہا چکنی کی حمد کری اللہ تعالی کی اور دہووی دونو ہاتہہ پہلی بہی کہانی کی اور بعد بہی اور کہانیکی
پہلی جو ہاتہہ دہلاوی تو اول جوانون کی دہلاوی اور بعد کہانی کی اول بوڑہون کی دہلاوی مسئلہ
مکروہ ہی گوشت گدہونکا سوای گورخر کی اور پیشاب گدہون اور اونٹونکا اور دودہ گدہی کا اور دودہ
گوشت جلالہ کا کذا فی الدر اور زیلعی مین لکہا ہی کہ نہ کہائی جاوی جلالہ اور نہ پیا جاوی دودہ اوسکا اسلیے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اوسکی کہانی سی اور پینی دودہ اوسکی سی اور جلالہ اوس جانور کو کہتی
ہین کہ عادت ہو اوسکی کہانی مردار اور نجاست کی پس اگر وہ نری نجاست اور مردار ہی کہاتا ہی اور کچہہ نہین
کہاتا تو اوسکا گوشت متغیر یعنی بدبودار ہو جاتا ہی اگر اوسکو بند رکہتی ہین یہان تک کہ جاتی رہتی ہی بو اوسکی
تو کہانا اوسکا حلال ہوتا ہی اور اندازہ کی گئی ہی مدت اوسکی بند رکہنی کی اس طرح کہ ایک مہینا اونٹ کی
لئی اور بیس دن گای کی لئی اور دس دن بکری کی لئی اور تین دن مرغی کی لئی یعنی اتنی دنون بند رکہی کہ نجاست نہ کہانی دی
تو بو جاتی رہتی ہی اوسکی گوشت مین سی اور کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہی اور اگر وہ نجاست خوار ایسا ہو کہ نجاست
اور مردار بہی کہاتا ہو اور سوا اوسکی کچہہ کہاتا ہو کہ بدبودار نہو گوشت اوسکا تو نہین مضائقہ ہی اوسکی کہانیکا
اور دودہ دوہنی کا بہی بغیر بند رکہنی کی جیسا کہ اسی لئی حلال ہی کہانا اوس بکری کی بچہ کا کہ پرورش کیا گیا ساتہہ
دودہ سور کی اس لئی کہ گوشت اوسکا نہین متغیر ہوتا اور جو کچہہ کہاتا ہی ہو جاتا ہی مستہلک نہین باقی رہتا

اثر اوسکا اور بنابر اسیکی کہا ہی علمانی کہ نہین مضائقہ ہی مرغی کی کہانی کا اس لیے کہ وہ
سوای نجاست کی اور بہی کچہ کہا لیتی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہاتی تہی مرغی اور یہہ نہین روایت کیا گیا ہی کہ اوسکو تین روز بند کرتی تہی پس اسکا بند
کرنا بطریق تنزہ کی ہی نہ یہہ کہ شرط ہی انتہی اور فتوی اسیپر ہی کہ گوشت گہوڑیکا حرام نہین
اور اوسکی دودہ پینی کا بہی کچہ مضائقہ نہین **مسئلہ** اگر پلایا جاوی شراب وہ
جانور کہ کہایا جاتا ہی گوشت اوسکا پہر ذبح کیا جاوی اوسیوقت تو حلال ہی کہانا اوسکا
لیکن مکروہ ہی **مسئلہ** مکروہ ہی کہانا اور پینا اور تیل لگانا اور خوشبو لگانی
سونے اور چاندی کی برتن مین مرد اور عورت کی لئی اور اسیطرح مکروہ ہی کہانا سونے
اور چاندی کی چمچہ سی اور سرمہ لگانا سلائی اور سرمہ دانی سی اور اسی طرح آئینہ اور آرسی
اور قلم اور دوات اور اسکی مانند سونی چاندی کی استعمال کرنا اور مراد مکروہ سی حرام ہی
اور حرمت سونی چاندی کی باسن وغیرہ استعمال کرنی کی اس حدیث سی سمجہی گئی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پیتا ہی باسن سونی اور چاندی کی سی ہلاتا ہی اپنی پیٹ مین
آگ دوزخکی اسمین حرمت پینی کی تو صریح ہی اور تیل وغیرہ کی استعمال کرنی کو اسپر قیاس کیا اس لیے
کہ وہ بہی اسیکی حکم مین ہین اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی تیل لگانا چاندی کے
باسن مین اور اسیطرح مکروہ ہی یہہ کہ تیل ڈالی اوسمین سی ہتیلی پر پہر لگاوی سر کو یا ڈاڑہیکو انتہی
مسئلہ مکروہ نہی کہانا پیتل یا تانبی کی اور افضل مٹی کا باسن ہے فرمایا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ جو کوئی بناوی اپنی گہر کی باسن مٹی کی زیارت کرتی ہین اوسکی فرشتی اور نہین مکروہ
استعمال کرنا شیشہ اور شیشہ اور بلور و عقیق کی باسنونکا اور امام شافعی کی نزدیک انکا بہی استعمال
مکروہ ہی **مسئلہ** حلال ہی کہانا پینا باسن مفضض سی یعنی جسمین میخین وغیرہ چاندی کی جڑی ہین

کہ پگہلانی سی چاندی الگ ہوجاوی اور حلال ہی سوار ہونا زین مفضض پر اور بیٹہنا کرسی مفضض پر ولیکن بشرط اسکی کہ موںہہ لگانی کی جگہہ اور بیٹہنی کی جگہہ چاندی نہو اور اسیطرح سی حلال ہی کرسی اور باسن مضبب یعنی جسپر سونی اور چاندی کی پتری لگی ہون اور حلال ہی آیینہ کا حلقہ مفضض اور مضبب بنانا جیسی کہ اگر سونی یا چاندی کی میخین وغیرہ جڑی ہون اوپر تہنال تلوار اور چہری کی یا اوپر قبضہ اونکی کی یا اوپر لگام یا رکاب کی اور نہ رکہی ہاتہہ اپنا جگہہ سونی اور چاندی کی تو جائز ہی اور اسیطرح جائز ہی لکہنا کپڑی پر ساتہہ سونی یا چاندی کی اور امام ابو یوسف کی نزدیک یہہ سب مکروہ ہی اور یہہ اختلاف بیچ اوس سونی چاندی کی ہی کہ جدی ہوجاوین پگہلانی سی جیسا مفضض مین ہوتا ہی پس ملمع کہ نہین جدا ہوتا ہی اوسکا مضائقہ نہین بالاجماع **مسئلہ** اگر کسی نی بہیجا نوکر یا غلام مجوسی کو گوشت لانی کی لئی پس اوسنی خریدا گوشت اور کہا کہ خریدا ہی مینی اسکو کتابی سی یعنی یہودی یا نصرانی یا مسلمان سی تو جائز ہی کہانا اوسکا اس لئی کہ قول کافر کا مقبول ہی معاملات مین نہ امور دینیہ مین اور اگر وہ کہی کہ خریدا ہی مینی اسکو مجوسی سی تو حرام ہی کہانا اوسکا **مسئلہ** قبول کیا جاوی قول مملوک کا اگرچہ عورت ہو اور قول لڑکی کا بیچ تحفہ بہیجنی کی اور اذن کی برابر ہی کہ ہو اذن ساتہہ تجارت کی یا داخل ہونی کی گہر مین مثلا اور مقید کیا ہی اسکو سراج مین ساتہہ اسکی کہ جب غالب ہو اوسکی رای پر صدق اوسکا پس اگر خریدا چہوٹی لی مانند صابون اور اشنان کی نہین مضائقہ ہی ساتہہ بیچنی اوسکی کی اور اگر خریدا مانند انگور اور حلوی کی نہین لائق بیچنا اس لئی کہ ظاہر حال جہٹلاتا ہی اوسکو کہ اکثر ایسی چیزون کی خرید فروخت کی لڑکونکو اجازت نہین ہوا کرتی بخلاف صابون وغیرہ کی کہ انکی اجازت

اور جیسی کتب کی کہا جائز ہی کیونکہ ... چاندی نو ۱۲ مختار

عہ مراد حلقہ سی ... آئینہ کا ... کہ بکڑا جاتا ہی آئینہ ساتہہ اوسکی اسکی وہ مکروہ ہی بالاتفاق ۱۲

عہ اس لئی کہ ہیچ کیا ہوا کتابی کا حلال ہی اور ذبح کیا ہوا مجوسی وغیرہ کا نہین حلال ۱۲ منہ

ف یعنی اگر مملوک کہی میری مالک نی یہہ تحفہ بہیجا ہی یا کہی کہ مجہی اذن دیدیا ہی تجارت کا یا اذن دیدیا ہی کہ فلانی کو گہر مین بلالا تو باور کری اوسکے کہنی کو احتیاج گواہ طلب کرنی کی نہین اور اسیطرح اگر لڑکا کہی کہ میری بزرگ نی یہہ تحفہ بہیجا ہی یا اذن دیا ہی تجارت کا یا گہر مین بلالے کا تو باور کری اوسکے قول کو ۱۲

ہوتی ہی اور قبول کیا جاوی قول فاسق اور کافر اور غلام کا معاملات مین بسبب کثرت ہونی معاملات کی جیسی کہ اگر خبر دی کہ مین وکیل ہون فلانی کا اس چیز کی بیچنی مین تو جائز ہی بیع اوسی اگر غالب ہو رای پر صدق اوسکا اور شرط کی گئی ہی عدالت امور دینیہ مین جو درمیان بندی اور رب کی ہین مانند خبر دینی کی نجاست پانی کی سی پس تیمم کری اور وضو نکری اگر خبر دی ساتھہ نجاست کی مسلمان عادل نے جو کہ باز رہتا ہو اون چیزون سی کہ اعتقاد رکھتا ہی اونکی حرمت کا اگرچہ غلام ہو یا لونڈی ہو اور تحری کری یعنی سوچی بیچ خبر دینی فاسق اور مستور الحال کے ساتھہ نجاست پانی کی پہر عمل کری ظن غالب پر اور اگر بہا دی پانی پہر تیمم کری بیچ اس صورت کے کہ غالب ہو اسکی رای پر صدق اوسکا اور اگر وضو کری پہر تیمم کری جبکہ غالب ہو اوسکی رای پر کذب اور یہہ احوط ہی اور کافر جبکہ ظن غالب ہو صدق اوسکی کا تو بہا دینا اوس پانی کا احب یعنی اولی ہی اور اگر تیمم کری پہلی بہا دینی پانی کی تو نہین جائز ہو گا تیمم اوسکا بخلاف خبر فاسق کی اس لئی کہ اسمین صلاح فی الجملہ ہوتی ہی بخلاف کافر کی کہ وہ بالکل صلاح نہین رکھتا اور اگر خبر دی ایک عدل ساتھہ طہارت پانی کی اور ایک عدل ساتھہ نجاست اوسکی کی تو حکم کیا جاوی گا ساتھہ طہارت اوسکی کی بخلاف ذبیحہ کی اور اعتبار کیا جاوی گا غلبہ کا بیچ باسنون پاک اور نجس اور جانور ذبح کئی ہوؤن اور مردار کی یعنی اگر معلوم ہو کہ ان باسنون مین باسن پاک بھی ہین اور نجس بھی اور ان جانورون مین ذبح کئی ہوئی بھی ہین اور مردار بھی تو اعتبار اکثر کا ہو گا یعنی اگر پاک باسن یا جانور ذبح کئی ہوئی زیادہ ہون مثلا سو باسنون مین ساٹھہ پاک ہین اور چالیس نجس یا سو جانورون مین ساٹھہ ذبح کئی ہوئی ہین اور چالیس مردار تو تحری کری یعنی سوچ کر پاک کو جدا کر لی اور اگر ناپاک یا مردار زیادہ ہون یا برابر ہون تو نہ تحری کری مگر پیاسا ہو تو اس صورت مین بھی تحری کری اور تو حکم اوسکی حرمت کا دیا جاوی گا نہ حلت کا ۱۲

پہلی اور کپڑون مین مطلق تحری کری یعنی خواہ پاک زیادہ ہون خواہ نجس زیادہ ہون تحری کرکی
پاک جدا کرلی **مسئلہ** کپڑا جبکہ ایسا نجس ہو کہ اوس سی نماز پڑھنی درست ہو
تو نہین جائز پہننا اوسکا غیر حالت نماز مین بہی مگر جبکہ نہ پاوی سوای اوسکی اور کپڑا تو پہننا
اوسکا جائز ہی یہہ مسئلہ نصاب الاحتساب کی باب لاحتساب فی الثیاب مین ہی اور درمختار
کی باب شروط الصلوۃ مین لکہا ہی کہ جائز ہی پہننا نجس کپڑیکا غیر نماز مین **مسئلہ** اگر کوئی
دعوت کیا جاوی اور پاوی وہان کوئی کہیل یا غنا یعنی راگ اور اوسکو پہلی سی معلوم نہ تہا ہو
اوسکا تو بیٹہہ جاوی اور کہاوی اگر کہیل وغیرہ اوس مکان مین ہو اور اگر دسترخوان پر ہو تو
نہین لائق ہی بیٹہنا بلکہ نکل آوی اعراض کرکر بموجب قول اللہ تعالی کی **فلا تقعد بعد
الذکری مع القوم الظالمین** پہر اگر مکان مین تہا لہو وغیرہ اور یہہ وہان بیٹہا پس اگر
قادر ہو منع کرنی پر منع کری اور اگر نہ قادر ہو صبر کری اگر نہو مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور قادر
منع کرنی پر بہی نہین تو نکل آوی اور نہ بیٹہی اس لئی کہ اسمین عیب لگتا ہی دین کو اور اگر مہمان کو پہلی ہی
معلوم ہو کہ وہان کہیل وغیرہ ہی تو جاوی ہی نہین اصلا برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اس لئی
کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونی کی نہ پہلی اوسکی اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جتنی آلات
لہو کی ہین یعنی باجی وغیرہ حرام ہین اور داخل ہو وی آلات لہو والون پر بغیر اذن اونکی کی واسطی
منع کرنی منکر کی کہا ابن مسعود نی کہ آواز باجون کی اور راگ کی اوگاتی ہی نفاق کو دلمین جیسی
کہ اوگاتا ہی پانی گہانس کو اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ سننا باجون کی آواز کا حرام ہی بموجب
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سننا باجونکا معصیت ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی اور
لذت حاصل کرنا ساتہہ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہی اس لئی کہ اللہ تعالی نی اعضا دئی ہین
عبادت کی لئی پس غیر عبادت مین صرف کرنا اونکو کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہی

۱ یعنی مسئلہ دونون روایتون میں دیکہا وی کہ نصاب الاحتساب کی روایت محمول ہی عادت ذاتی پر اور درمختار کی روایت اتفاقا ہین یعنی پر یعنی عادت ذاتی نجس کپڑی پہننی کی نہین جائز اور اتفاقا کبہی پہن لی تو جائز ہی واللہ اعلم ۱۲ مولانا

۲ مثلا ملک والا یعنی کہا اونکو شہادت دوسری کی ... مکان کی کہیل وغیرہ ہو ۱۲ مولانا

یہہ کہ پرہیز کری اوسکی سنن نی سی **فصل** دوسری بیچ بیان لباس کی **مسئلہ** ایک
لباس تو فرض ہی وہ اسقدر ہی کہ ستر اوس سی ڈہپ جاوی اور دفع کری سردی
اور گرمی کو اور اولی یہہ ہی کہ ہو سوت کا یا کتان کا اوسط کی درجہ مین نہ بہت اچہا
اور نہ بہت برا اور ایک لباس مستحب ہی وہ یہہ ہی کہ زائد ہو لباس مذکور سی اور پہنی
بہ نیت زینت اور اظہار نعمت الٰہی کی اور ایک لباس مباح ہی وہ یہہ ہی کہ پہنی کپڑا اچہا
واسطی زینت کی اور ایک مکروہ ہی وہ یہہ ہی کہ پہنی واسطی تکبر کی اور مستحب ہی کہ ہو لباس
سفید یا سیاہ اور سنت ہی لٹکانا دستار کی سرے کا درمیان دونو مونڈہون کی بقدر ایک
بالشت کی اور بعضون نی کہا بقدر ایک ہاتہہ کی اور بعضون نی کہا بیٹہنی کی جگہہ تک و
جب ارادہ کری از سر نو دستار باندہنی کا تو کہولی اوسکو جیسی باندہا تہا یعنی ایک ایک پیچ
مسئلہ حرام ہی پہننا مرد کو حریر یعنی ریشمی کپڑیکا اگرچہ حائل ہوا دسمین اور اوسکی بدن مین
اور کوئی کپڑا اور لڑائی مین بہی نہی ریشمی کپڑیکا پہننا حرام ہی امام اعظم رح کی نزدیک اور
صاحبین کی نزدیک درست ہی اور ریشمی کپڑا پہننا عورتون کو نہین حرام مرد کو حرام ہی
مگر بقدر چار انگشت کی مانند سنجاب کیڑی کی جائز ہی اور ظاہر مذہب نہ جمع کرنا متفرقہا کا ہی
اگرچہ علمہ مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر عمامہ مین دو جگہہ یا زیادہ علم ہون تو جمع کی جاوین
اور اسیطرح حلال ہی سنہری یا روپہلی کپڑا بقدر چار انگشت کی **مسئلہ** نہین مضائقہ اوس کپڑیکا
کہ تانا اوسکا ریشم کا ہو اور بانا غیر ریشم کا ہو اور اگر تانا غیر ریشم کا ہو اور بانا ریشم کا تو
نہین درست مگر لڑائی مین درست ہی بشرطیکہ صفت ہو کہ بسبب اوسکی دشمن سی بچ سکی اور
اگر باریک ہو تو حرام ہی بالاجماع **مسئلہ** مکروہ ہی ازار بند ریشم کا ڈالنا ازار مین اور
اسیطرح مکروہ ہی ٹوپی حریر کی اگرچہ ہو نیچی عمامہ کی اور مکروہ ہی تہیلی یا بٹوا ریشمی لٹکانا او

اختلاف کیا ہی علمانی بیچ پٹی ریشمی زخم کی **مسئلہ** بچھاہی فقہاکی لیئی باندہنا دستار ورا کا
اور پہنا کپڑون فراخ کا اور نہین مضائقہ ساتہہ باندہنی سیاہ ریشمی کپڑی کی انکہون پر سبب
عذر کی یعنی رمد وغیرہ کی **مسئلہ** نہین مضائقہ ساتہہ لگانی گہنڈیون اور حلقی یعنی دستہ
ریشمی یا سنہری یا رپہلی کی **مسئلہ** حلال ہی ریشمی کپڑیکا تکیہ لگانا اور بچھانا اوسکا اور سونا
اوسپر اور کہا صاحبین اور شافعی اور مالک نی کہ یہہ حرام ہی اور یہی صحیح ہی جیسکہ ہی مواہب الرحمن
مین ہی اور بیٹہنا چاندی پر حرام ہی بالاجماع **مسئلہ** اگر بانی مین ریشم اور غیر ریشم ملا ہو
تو ظاہر یہہ ہی کہ اعتبار غالب کا ہی اور اگر گدری مین بجای روئی کی ریشم بہرا ہو تو نہین مضائقہ
اوسکا **مسئلہ** مکروہ ہی پہننا کسنبی اور زعفرانی اور سرخ اور زرد کا مردون کو نہ عورتونکو
اور نہین مضائقہ عورتون کی پہننی کا **مسئلہ** نہین جائز مردون کو زیور پہننا سونی اور چاندی کا
مگر انگشتری مہر کی اور منطقہ اور زیور تلوار کا یعنی تہنال وغیرہ چاندی کی جائز ہین اگر نہ ارادہ
کری تزئین کا اور مجتبی مین لکہا ہی کہ نہین حلال استعمال کمربند کا کہ وسط اوسکا حریر کا ہو
اور بعضون نی کہا کہ حلال ہی جبکہ نہ پہنچی عرض اوسکا چار انگشت کو اور اسمین یہہ بہی ہی
کہ نہین مکروہ کمربند مین حلقہ لوہی اور تانبی اور ہڈیکا **مسئلہ** نہ پہنی مہر مگر چاندی کی پس
حرام ہی غیر چاندی کی خواہ سونی کی ہو خواہ لوہی کی خواہ پیتل کی خواہ پتہر کی خواہ ہڈی کی
خواہ شیشہ کی خواہ اور چیز کی پس جب ثابت ہوئی کراہت ان چیزون کی مہر پہننی کی تو ثابت
ہوئی کراہت انکی مہر بیچنی کی اور بنانی کی اسلیی کہ اسمین اعانت ہی اس چیز پر کہ نہین جائز
اور جو چیز کہ باعث ہو امر غیر جائز کی وہ نہین جائز اور اعتبار اسمین چاندی کی حلقہ کا ہی
نہ نگینہ کا پس جائز ہی نگینہ پتہر اور عقیق اور یاقوت وغیرہ کا اور حلال ہی بیچ لگانی سونی کی کیل
بیچ سوراخ نگینہ کی اور مہر اسطرح پہنی کہ نگینہ ہتیلی کیطرف رہی اور نقل کیا سیدنی نووی سی کہ

اجماع ہی علما کا اسپر کہ مہر پہننی دونو ہاتون مین جائز ہی لیکن اختلاف افضلیت مین ہی
کہ بعضون کی نزدیک داہنین ہاتھہ مین پہننی افضل ہی اور بعضون کی نزدیک بائین ہاتھہ مین
اور کھدوا وی اوسمین نام اپنا یا نام اللہ تعالی کا نہ تصویر جانور کی اور آدمی کی ورنہ محمد
رسول اللہ اور نہ زیادہ ہو مہر ایک مثقال سی یعنی ساڑہی چار ماشی سی اور افضل ہی پہننا
مہر کا سوای سلطان اور قاضی اور اوس شخص کی کہ اوسکو کام پڑتا ہی مہر سی مانند متولی
وغیرہ کی **مسئلہ** نہ باندہی دانت سونی کی تار سی بلکہ چاندی کی تار سی باندہی اور ناک و [illegible]
چیزون کی بنانی جائز ہی **مسئلہ** مکروہ ہی لڑکی کو سونا یا ریشمی کپڑا پہنانا یا شراب پلانی
اس لئی کہ جو چیز پہننی اور کہانی پینی کی حرام ہی وہ پہنانی اور کہلانی اور پلانی بہی حرام ہی
مسئلہ نہین مکروہ ہی رومال رکہنا اعضای وضو کی پونچہنی کی لئی یا پسینا پونچہنی کی لئی
اگر ہو واسطی حاجت کی اور اگر ہو واسطی تکبر کی تو مکروہ ہی **مسئلہ** نہین مکروہ ڈورا باندہ لینا
اونگلی پر یا انگوٹھی پر واسطی یاد دلانی کسی چیز کی اور حاصل یہہ کہ جو چیز کری واسطی تکبر کی تو
مکروہ ہی اور جو چیز کری بنا بر حاجت کی تو وہ نہین مکروہ **مسئلہ** مجتبی مین لکہا ہی کہ تعویذ
مکروہ وہ ہی کہ ہو بغیر عبارت عربی کی کذا فی الدر اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ اجماع ہی علما کا
اوپر جائز ہونی رقیہ یعنی تعویذ کی وقت جمع ہونی تین شرطون کی ایک تو یہہ کہ ہو ساتھہ کلام
الہی اور اسماء وصفات اوسکی کی اور دوسری یہہ کہ ہو ساتھہ زبان عربی کی اور تیسری یہہ کہ
اعتقاد یہہ ہو کہ تعویذ اثر نہین کرتا بذاتہا بلکہ ساتھہ تقدیر الہی کی انتہی

فصل تیسری

بیچ بیان نظر کرنی اور مانند اوسکی کی **مسئلہ** دیکہی مرد بدن مرد کا اور لڑکی کا کہ پہنچی حد شہوت
اگرچہ امرد خوبصورت ہو سوای وس چیز کی کہ نیچی ناف کی ہی گھٹنی کی نیچی تک پس گھٹنا ستر ہی [illegible]
اور جائز ہی دیکہنا ستر اپنی بیوی اور لونڈی کا ایسی لونڈی کہ حلال ہی صحبت کرنی اوس سی

ساتھہ شہوت کی اور غیر شہوت کی اور اولی نہ دیکھنا اوسکا ہی اس لیی کہ باعث ہوتا ہی فسادکا
اور لونڈی مین جو یہہ قید لگائی کہ حلال ہی صحبت کرنی اوس سی اس سی نکل گئی لونڈی مجوسیہ
اور مکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودہ کی یا مصاہرت کی
پس حکم اونکا مانند اجنبی لونڈی کی ہی اور دیکھی اپنی محرمہ کا سر اور منہہ اور سینہ اور پنڈلی اور
بازوہا اگر امن مین ہو اپنی شہوت سی اور اوسکی شہوت سی والا نہ دیکھی اور نہ دیکھی طرف پیٹ اور
پیٹھہ اون محرمہ کی اگرچہ امن ہو شہوت سی اور نہیں مضائقہ اسکا کہ خلوت کری اور سفر کری
ساتھہ محرمہ کی پس اگر احتیاج پڑی اسکی سوار کرنی کی اور اوتارنی کی تو نہیں مضائقہ اسکا
کہ چھوئی اوسکو کپڑی پر سی اور پکڑی پیٹ اور پیٹھہ اوسکی نہ اوس چیز کو کہ پہنچی پیٹ دونوں کی
بشرطیکہ امن ہو شہوت سی پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا از روی یقین کی
یا ظن کی یا شک کی تو ان سب سی پرہیز کری پہر اگر سوار ہو سکی وہ آپہی تو باز رہی مرد اس سی
بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکی عورت تو تکلف کری مرد ساتھہ کپڑون کی تاکہ نہ پہنچی مرد کو حرارت
عورت کی بدن کی اور اگر نپاوی کپڑا تو دفع کری شہوت کو اپنی دل سی بقدر امکان کی اور حکم
غیر کی لونڈیکا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کی ہی اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی
مذکورہ کی جن اعضای مذکورہ کا دیکھنا درست ہی چھونا بہی اونکا درست ہی اگر امن مین ہو
شہوت سی آپ بہی اور وہ بہی اس لیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتی تہی حضرت فاطمہ رض
کی سر کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی بوسہ لی اپنی ماں کی پاؤن کا
پس گویا کہ بوسہ لیا جنت کی چوکہٹ کا اور اگر امن نہو شہوت سی یا شک ہو شہوت کا تو
نہیں حلال اوسکو نظر کرنا اور چھونا اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا
بدن ہی مگر چہرہ اور دونوں ہاتہہ اور دو قدم بموجب ایک روایت کی پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی اگر

نہو شہوت سی اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای
شہادت کی اور حاکم کو وقت حکم کی اور نکاح کی ارادہ کرنیوالی کو اور اوسکو کہ ارادہ
خریدنی کا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا آگی آویگا دیکھنا ان اعضا کا جائز
ہی اگرچہ امن نہو شہوت سی اور نہیں جائز ہی چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سی اگر ہو
عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسپر نہیں آتی یا مرد بڈھا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنی پر اور
اوسکی نفس پر شہوت سی تو جائز ہی چھونا ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا
بڑھیا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتھ اوسکی اور خلوت کری جبکہ امن ہو اپنی اوپر اور اوسپر
اور نہیں تو نہیں اور اشباہ مین لکھا ہی کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کی حرام ہی مگر واسطی ملازمت
ہونہ کی کہ بھاگ کر چلی جاوی کھنڈرین یا ہو بڑھیا بدشکل یا ہو پردی کی آڑ بیچ **مسئلہ**
خلوت ساتھ محرم کی مباح ہی مگر ساتھ دودہ شریک بہن کی اور ساس جوان کے نہین مباح
مسئلہ شرنبلالیہ مین لکھا کہ نہ کلام کری اجنبیہ سی مگر بڑھیا چھینکی یا سلام کری
تو جواب دی اوسکی چھینک کا اور سلام کا اور اگر بڑھیا نہو تو نہ جواب دی **مسئلہ**
اگر ارادہ کری ایک عورت کی خریدنی کا تو جائز ہی چھونا اوسکی اون اعضا کا کہ حلال ہی
دیکھنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا **مسئلہ** جائز ہی دیکھنا اور چھونا ایسی چھوٹی
لڑکی کا کہ خواہش نہوتی ہو اوسپہ **مسئلہ** جائز ہی طبیب کو دیکھنا طرف جگہہ مرض عورت
کی واسطی ضرورت کی اور لائق یہہ ہی طبیب کو کہ سکھادی ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا
اس لیی کہ نظر جنس کی طرف جنس کے خفیف تر ہی پس اگر نہوسکی تو چھپاوی تمام اعضا
اوسکی سوای موضع مرض کی پہر دیکھی بقدر ضرورت کی اور جلد بیچی نظر پہیر لی اس لیی
کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی نہ بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دایہ کا اور ختنہ کرنیوالی کا

اور اسی طرح جائز ہی مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کی وقت حقنہ کی **مسئلہ**
غلام عورت کا مانند اجنبی کی ہی اوسکی حق مین پس دیکھی منہہ اور ہاتہہ اپنی مالک کی فقط
لیکن ہان داخل ہوئی اوسکی پاس بغیر اذن اوس کی کی اجماعا اور نہ سفر کری ساتہہ
مالکہ کی اجماعا اور نزدیک مالک ور شافعی کی غلام مانند محرم کی ہی **مسئلہ** ستر عورتکا
بنسبت مسلمان عورت کی مانند ستر مرد کی ہی بنسبت مرد کی یعنی مسلمان عورت کو بہی
عورت کا بدن زیر ناف سی گہٹنی کی نیچی تک دیکہنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند
مرد اجنبی کی ہی صحیح تر روایت مین پس نہ دیکھی طرف بدن مسلمہ کی یہہ درمختار مین ہی اور
فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ نہین لائق عورت صالحہ کو یہہ کہ دیکھی طرف اوس کی عورت
فاجرہ اس لئی کہ وہ بیان کری گی اوسکا آگی مردون کی پس نہ اوتاری چادر اپنی آگی اوس کے
اور اسی طرح دیکھی عورت مرد کو مانند دیکہنی مرد کی مرد کو اگر امن مین ہین شہوت سی پس اگر
امن مین نہو یعنی خوف رکہتی ہو شہوت کا یا شک رکہتی ہو تو بالکل نہ دیکھی کہ حرام ہی دیکہنا
مانند مرد کی **مسئلہ** بال لٹکتی ہوئی عورت کی ستر مین بموجب روایت صحیح تر کی **مسئلہ**
جو عضو کہ نہین جائز دیکہنا اوسکا پہلی جدا ہونی کی بدن سی نہین جائز ہی بعد جدا ہونی کی بہی
اگرچہ بعد موت کی ہو مانند موی زیر ناف کی اور عورت کی سر کی بالون کی اور ہڈی پہنچی
عورت آزاد مردہ کی اور پنڈلی اوسکی کی اور کٹری ہوئی ناخون پاؤن اوسکی کی نہ ہاتہہ
اوسکی کی **مسئلہ** نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کی ساتہہ شہوت کی حرام ہی **مسئلہ**
بالون مین بال آدمی کی ملانی یعنی دراز کرنی کی لئی حرام ہین اپنی بال ہون یا غیر کی
مسئلہ خصی اور ستر کٹا ہوا اور مخنث نظر کرتی ہین طرف عورت اجنبیہ کی مانند
مرد صحیح الاعضا کی ہین **مسئلہ** جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سی بغیر اذن اوس کی کی اور

بیوی ہو ساتھہ اذن اوس کی کی اگر وہ آزاد ہو اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اوسکی
مالک کی اذن سی **فصل** چوتھی بیچ بیان کسب کی **مسئلہ** افضل کسب جہاد ہی پہر تجارت
پہر زراعت پہر حرفہ اور کسب کی کئی قسمین ہین فرض اور مستحب اور مباح اور حرام کسب
فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کری اوس کی نفس کو اور عیال اوسکی کو اور ادای دین کو
اور مستحب وہ ہی کہ زیادہ ہو اس سی تاکہ خبرگیری کری مسکینون کی اور اقربا کی اور
مباح وہ ہی کہ زیادہ ہو واسطی تجمل کی اور حرام وہ ہی کہ کسب کر کر مال جمع کری واسطی
تفاخر اور تکبر کی اگرچہ ہو وجہ حلال سی **مسئلہ** خرچ کری مال اپنی نفس پر اور اپنی عیال
پر بغیر اسراف و تنگی کی **مسئلہ** جو شخص قادر ہو کسب پر لازم ہی اوس کو کسب کرنا اور اگر
عاجز ہو کسب سی تو لازم ہی اوس کو سوال کرنا پس اس صورت مین اگر ترک کری سوال کو
یہان تک کہ مرجاوی گنہگار مریگا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو فرض ہی اوس شخص پر کہ
جانی حال اوسکا یہہ کہ کہلاوی اوسکو یا سفارش کری اوسکی اوس شخص سی کہ کہلاوی
اوسکو **مسئلہ** نہین جائز قبول کرنا تحفہ کا امرائے ظالمین سی مگر جبکہ جانی یہہ کہ اکثر مال
اوسکا وجہ حلال سی ہی تو قبول کری **فصل** پانچوین بیچ بیان استبراء وغیرہ کی **مسئلہ**
جو کوئی مالک ہو لونڈی کا ساتھہ خریدی کی یا ارث وغیرہ کی اگرچہ وہ لونڈی باکرہ ہو
یا خریدی جاوی غلام سی یا عورت سی یا اوس سی کہ حرام ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سی مثلاً
اسکی دودہ شریک بہائی سی خریدی جاوی یا لڑکیسی تو حرام ہی اوسکو صحبت کرنی اور حرام ہی
اور وہ چیزین کہ باعث صحبت کی ہین مانند مساس وغیرہ کی یہان تک کہ استبراء کری اوس سے
ساتھہ ایک حیض کی بیچ اوس عورت کی کہ حیض آتا ہو اوسکو اور ساتھہ ایک مہینہ کی
بیچ غیر حیض والی کی کہ وہ چھوٹی لڑکی ہی اور آئسہ ہو منقطعۃ الحیض اور اگر حیض آجاوی

مہینی مین تو باطل ہوگا استبرا ساتھہ ایام کی اور اگر مرتفع ہو جاوی حیض اوسکا بسبب علت کی
کہ ہو جاوی ٹھہراو اوسکا دراز اور ہو وہ حیض والی تو استبرا کری اوس سی ساتھہ دو مہینی اور پانچ دن کی
نزدیک محمد کی اور فتوی اسی پر دیا گیا ہی اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو نہ صحبت کری اوس سی مہینی کے
دس دن اول مین اور اگر حاملہ ہو تو استبرا کری اوس سی ساتھہ جننی کی اور باقی مسائل استبرا کی یہان ذکر نہین کیے
اس لیی کہ شرعی لونڈی کہ حاجت استبرا کی جسکا لیی پڑی عدیم الوجود ہی **مسئلہ** مکروہ تحریمی ہی
چومنا ہاتھہ یا منہہ یا اور عضو کسی کا اور اسی طرح مکروہ ہی عورتون کو بوسہ لینا عورت کا بوقت
ملاقات کی یا رخصت کی کذا فی القنیہ اور خانیہ مین ہی کہ یہہ مکروہ جب ہی کہ ہو ساتھہ شہوت کی
اور اگر ہو بطریق بر یعنی نیکی کی تو جائز ہی سبکی نزدیک اور کتاب الاختیار مین ہی بعضی علماسی یہ
مصافحہ ہی چومنی کا جبکہ قصد کری بر کا اور امن ہو شہوت سی مانند بوسہ یعنی منہہ اور رخسار
فقیہہ کی اور مانند اسکی کی **مسئلہ** مکروہ ہی معانقہ کرنا ایک تہ بند مین اور اگر ہو معانقہ قمیص پر
یا جبہ پر تو جائز ہی بلا کراہت بالاجماع اور صحیح کہا ہی اسکو ہدایہ مین اور متون مین بھی ایسا ہی ہی
مسئلہ جائز ہی مصافحہ اس لیی کہ وہ سنت قدیمہ متواترہ ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ جو کوئی مصافحہ کری اپنی بہائی مسلمان سی اور ہلاوی ہاتھہ اوسکا جہڑ جاتی ہین گناہ
اوسکی اور سنت مصافحہ مین یہہ ہی کہ دونو ہاتہون سی کری **مسئلہ** نہین جائز ہی لیٹنا دو شخصون کو
ساتھہ لیٹنا اگرچہ ہو ہر ایک اونمین سی ایک جانب مین بچھونی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہ بدن لگاوی مرد مرد سی ایک کپڑی مین اور نہ بدن لگاوی عورت عورت سی ایک کپڑی مین
مسئلہ جب پہنچی لڑکا یا لڑکی دس برس کی عمر کو تو واجب ہی جدا سلانا اوسکو اوسکی بہائی
سی اور بہن اور مان اور باپ سی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کرو درمیان
اونکی خوابگاہون مین اوس حال مین کہ وہ دس برس کے ہون **مسئلہ** لڑکا جب پہنچی حد شہوت کو

بلاگیا وجوان کی ہی **مسئلہ** کہا گیا ہی بیچ ختنہ کرنی بڑی عمر والیکی کہ اگر ختنہ آپ کر سکی تو کرلی
والا نہ کروا وی مگر یہہ کہ ممکن ہو تو نکاح کری یا خریدی لونڈی ہو اوس سی ختنہ کروالی **مسئلہ**
کتاب در مین ہے کہ نہین مضائقہ ہی ساتہہ چومنی ہاتہہ مرد عالم کی اور پرہیزگار کی بطریق تبرک کی
اور نقل کیا مصنف نی جامع سی کہ نہین مضائقہ ساتہہ چومنی ہاتہہ حاکم دیندار اور بادشاہ
عادل کی اور بعضون نی کہا یہہ سنت ہی کذا فی المجتبی اور بزازیہ مین ہی کہ چومنا عالم کی سرکا
اچہا ہی نہی اور نہین رخصت ہی بیچ چومنی ہاتہہ غیر عالم و عادل کی ہو المختار اور محیط مین
ہی کہ اسکی اسلام کی تعظیم اور اکرام ہی جائز ہی اور واسطی حاصل ہونی دنیا کی مکروہ ہی **مسئلہ**
طلب کیا کسی نی ایک عالم یا زاہد سی یہہ کہ پہلادی طرف اوسکی قدم اپنی اور چومنی دی
اوسکو قدم اپنی تو قبول کری اوسکی کہنی کو اور بعضون نی کہا کہ نہ اجازت دی اوسکی
مسئلہ یہہ جو کرتی ہین جاہل کہ چومتی ہین ہاتہہ اپنا جسوقت کہ ملتی ہین کسی سی یہہ مکروہ
ہی نہین اجازت ہی اسمین اور چومنا ہاتہہ یار اپنی کا وقت ملنی کی مکروہ ہی اجماعا اور اسیطر
جو جاہل زمین بوسی کرتی ہین آگی امراء و علماء کی پس یہہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا
ساتہہ اوسکی ہر دونو گنہگار ہوتی ہین اسلئی کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی کی اور اگر کوئی کہی
آیا کافر ہوتا ہی زمین بوسی سی اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کی یا نہین ہوتا جواب یہہ دی
کہ ہان کافر ہوتا ہی اور اگر بطور تحیہ کی ہو تو کافر نہین ہوتا گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہی
مسئلہ کتاب ملتقط مین ہی کہ تواضع واسطی غیر اللہ کی حرام ہی **فائدہ** کہا گیا ہی بوسہ
لینا پانچ طرح پر ہی بوسہ محبت کا واسطی لڑکی کی رخسارہ پر اور بوسہ رحمت کا واسطی ماں
باپ کی سر پر اور بوسہ شفقت کا واسطی بہائی اپنی کی پیشانی پر اور بوسہ شہوت کا واسطی بیبی
اپنی کی یا لونڈی اپنی کی منہہ پر اور بوسہ تحیہ کا مومنین کی بی ہاتہہ پر اور زیادہ کی بعضون

لی ء و بوسہ امور دین میں بوسہ حجر اسود کا اور بوسہ چوکہٹ کعبہ کا **مسئلہ** چومنا مصحف کا [illegible]
لی کہا بدعت ہی لیکن روایت کیا گیا ہی حضرت عمر رضی اللہ سی کہ وہ لیتی تہی مصحف ہر صبح اور
چومتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ یہہ عہد ہی میری رب کا اور فرمان ہی میری رب عزوجل کا اور
حضرت عثمان بہی چومتی مصحف کو اور رکہتی اوسکو اپنی منہہ پر **مسئلہ** روٹی کی چومنی کو امام شافعی نی
لکہا ہی کہ وہ بدعت مباحہ ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ حسنہ ہی اور کہا علما نی کہ مکروہ ہی دوسرا بوسہ
اور آیا ہی کہ نہ کاٹو روٹی کو ساتہہ چہری کی اور اکرام کرو اوسکا اس لئی کہ اللہ نی بزرگی دی ہی اوسکو
واللہ اعلم بالصواب **فصل** چہٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کی **مسئلہ** نہیں مضائقہ ہی ساتہہ بیچنی اور
نفع اوٹہانی سرقین یعنی نجاست جانور کی اور امام شافعی کی نزدیک بیچنا اوسکا درست نہیں [illegible]
مکروہ ہی بیچنا آدمی کی خالص نجاست کا اور صحیح ہی بیچنا اوسکا اس حال میں کہ اوسمیں مٹی ملا رکہہ
لی ہو اور ہو غالب مثل اسی طرح جائز ہی انتفاع ساتہہ نجاست مذکورہ مخلوطہ کی نہ خالص کی صاحب
ہدایہ نی اسی کو صحیح کیا ہی اور ملتقی میں بہی ایسا ہی ہی اور زیلعی وغیرہ نی کہا کہ خالص سی بہی نفع
اوٹہانا درست ہی **مسئلہ** اگر کسی مسلمان کا کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو
جائز ہی لینا اوسکا اور اگر مسلمان پر آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو نہیں جائز لینا اوسکا
اس لئی کہ بیع اوسکی باطل ہی مگر جبکہ وکیل کر دیوی کافر کو ساتہہ بیچنی اوسکی کی تو جائز ہی امام ابو حنیفہ
کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہیں جائز علی ہذا القیاس اگر مری مسلمان اور چہوڑ جاوی مول
شراب کا کہ بیچا ہو اوسکو مسلمان نی تو نہیں حلال واسطے وارثوں اوسکی کی اور اسی طرح کوئی کسب
حرام والا مر جاوی تو میراث اوسکی حرام مطلق ہی وارثوں پر **مسئلہ** جائز ہی سونا چڑہانا مصحف مجید پر
اس لئی کہ اسمیں تعظیم اوسکی ہی جیسی کہ جائز ہی منقش کرنا مسجد کو ساتہہ پانی سونی کی اور جائز ہی تعشیر مصحف
مجید کی یعنی ہر دس آیت پر نقطہ تعشیر یا عشرہ کا لکہنا اور جائز ہی اعراب کرنا اوسپر اس لئی کہ انسان

ہو بہا کر بھی پڑہنا خصوصاً عجمیونکو پس مستحسن ہی اور علی ہذا القیاس نہین مضائقہ ہی ساتھہ لکھنی
نام سورتون کی اور شمار آیات کی اور علامات وقف کی اور مانند انکی کی پس یہہ سب بدعت حسنہ ہی اور
نہین مضائقہ ہی ساتھہ رکھنی کاغذون احادیث کی اور مانند انکی کی مصحف مجید مین اور تفسیر مین رقعہ
اور مکروہ ہی کہنا اونکا بیچ کتابون نجوم و ادب کی مسئلہ مکروہ نیز یہی ہی چہوٹا کرنا مصحف مجید کا
اور لکھنا اوسکو ساتھہ قلم باریک کی مسئلہ جائز نہین لپیٹنا کسی چیز کو بیچ کاغذ فقہ کی اور مانند
انکی کی اور طب کی کتابون مین لپیٹنا جائز ہی مسئلہ جائز ہی داخل ہونا ذمی کا مسجد مین مطلقا اور مکروہ رکہا
اسکو امام مالک نے مطلقا اور مکروہ رکہا ہی امام محمد اور شافعی اور احمد نے مسجد الحرام مین داخل ہونی کو مسئلہ جائز ہی عیادت
کرنی ذمی کی اور بیچ عیادت کرنی مجوسی کے دو قول ہین یعنی بعضون نے کہا جائز ہی اور بعضون نی کہا نا جائز
اور جائز ہی عیادت کرنی فاسق کی بموجب روایت صحیحہ کی اس لیے کہ فاسق مسلمان ہے اور عیادت
مسلمین کے حقوق سی ہی مسئلہ جائز ہی خصی کرنا چارپایونکا یہان تک کہ بلی کا بہی بشرطیکہ کچہہ فائدہ
ہو خصی کرنی مین والا حرام ہی اور خصی کرنا آدمی کا حرام ہی اور بعضون نی کہا گہوڑیکا خصی کرنا
بہی حرام ہی اور مکروہ ہی خدمت لینی خصیونسی اس لیے کہ اسمین رغبت دلاتی ہی لوگون کو خصی
کرنی پر اور وہ حرام ہی مسئلہ جائز ہی چہوڑنا گدہی کا گہوڑی پر مسئلہ جائز ہی حقنہ کرنا بیماری کے
لیے ساتھہ پاک چیز کی نہ ساتھہ نجس کی اور اسیطرح نہین جائز ہی ہر دوا کرنی مگر ساتھہ پاک چیز کی
اور نہایہ مین جائز رکہا ہی علاج کرنی کو ساتھہ حرام چیز کی جبکہ خبر دیوی اسکو طبیب مسلمان کہ اسمین
شفا ہی اور نہ پاوی کوئی مباح چیز کہ قائم مقام ہو اوسکی کذا فی الدر اور فتاوی عالمگیری مین ہے کہ اگر
ایک مریض کو طبیب کہی ساتھہ پینی شراب کی تو روایت کیا گیا ہی ایک جماعت علماء بلخ کی سی کہ وہ
دیکہی اگر جانتا ہو یقینا کہ مین اچہا ہو جاؤنگا تو حلال ہی اوسکو لینا اوسکا اور نقل کیا فقیہ عبد الملک نے
اپنے استاد سی کہ نہین حلال ہی پینا اوسکا اور نہین جائز ہیہ کہ دوا کری ساتھہ شراب کی کسی زخم کی

پشت جانور کی اور نہین جائز یہہ کہ پلاوی شراب کسی بچی کو یا لڑکی کو دوا کی لئی اور بولا گیا ہی والا
مسئلہ اگر لقمہ حلق مین اٹک گیا ہو اور پانی پاتا نہین اوسکی اوتارنی کی لئی تو جائز ہی وتارنا اوسکو
شراب کی اور جائز ہی پینا شراب کا دفع پیاس کے لئی اگر پانی نہ ملی **مسئلہ** جائز ہی رزق قاضی کا
بیت المال مین سی اگر بیت المال حلال ہو کہ جمع کیا گیا ہو ساتہہ حق کی والا
نہین جائز اور رزق سی یہہ مراد ہی کہ اسقدر ہو کہ کفایت کری اوسکو اور اوسکی اہل کو ہر زمانی مین
اگرچہ غنی ہو بموجب صحیح روایت کی اور جائز ہونا جب ہی کہ ہو بدون شرط کی اور اگر ہو ساتہہ اجرت
کی تو حرام ہی اس لئی کہ قضا طاعت ہی پس نہین جائز ہی اجرت لینی اوسپر مانند تمام طاعتون کے
کذا فی الدرر والہدایہ **مسئلہ** مقرر کرنا لونڈیکو اور ام ولد کو اور مکاتبہ کو بغیر محرم کی بچار
زمانہ مین نہین جائز بسبب غلبہ اہل فساد کی اور فتوی اسپر دیا گیا ہی **مسئلہ** جائز ہی خریدنا اوس
چیز کا کہ ضروری ہی چھوٹی لڑکی کی لئی اوسکی بہائیکو اور چچا کو اور مانکو اور ملتقط کو ایسا ملتقط کہ اوسکی
پرورش مین لڑکا والا نہین جائز اور نہین جائز ہی ملتقط کو یہہ کہ اجرت کو دی اپنی نوکر رکھوا دی
یا مزدوری کو لگوا دی کسی کی ہان لڑکی کو اور ماکو جائز ہی یہہ کہ اجرت کو دی اپنی بیٹی کو اگر ہو وہ اوسکی
پرورش مین اور چچا کو نہین جائز ہی یہہ اور اگر اجرت کو دی چھوٹا لڑکا اپنی نفس کو تو نہین
جائز مگر جسوقت کہ فارغ ہو کام سی تو واجب ہوگا مسمی یعنی اگر اجرت کو دیوی نفس اپنی کو اوس
کام کی لئی اجرت کو دیا تہا اوس سی فارغ ہوا تو جو اجرت ٹہرائی تہی وہ دینی آوی گی **مسئلہ**
جائز ہی بیچنا شیرہ انگور کا اوسکی ہاتہہ کہ جانتا ہی یہہ کہ وہ بناویگا اوسکی شراب بشرطیکہ مول
لینی والا کافر ہو اور مسلمان کی ہاتہہ بیچنا مکروہ ہی **مسئلہ** بیچنا امرد کا اغلامی کی ہاتہہ اور بیچنا ہتیار
اہل فتنہ کی ہاتہہ نہین درست **مسئلہ** جائز ہی بیڑی ڈالنی غلام کی پاؤن مین اسطی بچنی کی اوسکی
سرکشی کی اور بہاگنی سی اور مکروہ ہی طوق ڈالنا اوس غلام کی گلی مین کہ اندیشہ ہوا بہاگنے

بہاکے جانی کا **مسئلہ** جائز ہی قبول کرنا تحفہ غلام تاجر کا اور قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور
عاریت لینا جانور اوسکی کا اور اگر وہ بہیجی کپڑا یا نقدین یعنی سونا چاندی تو قبول کرنا اوسکا
مکروہ ہی **مسئلہ** مکروہ ہی قرض دینا بقال وغیرہ کو درہم یا گیہون مین شرط کہ لیا کرون گا
اون مین سی متفرق جب چاہونگا اور اگر نہ شرط کیا حالت عقد مین لیکن جانتا ہی کہ دیتا ہون تو
اس لئی تو بہی مکروہ ہی اس لئی کہ یہہ قرض ہی کہ حاصل کیا نفع کو اور وہ باقی رہنا مال
اوسکی کا ہی پس اگر امانت رکہی اونکو تو نہین مکروہ اس لئی کہ اگر وہ ہلاک ہوجاوین تو
تاوان نہین دینا آتا اوسکا اور اسی طرح اگر شرط کری پہلی قرض نی کی پہر قرض دی اوسکو
تو نہین مکروہ بالاتفاق **مسئلہ** مکروہ تحریمی ہی کہیلنا ساتہہ نرد کی اور شطرنج کی جب
فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی کہیلی ساتہہ شطرنج کی یا نرد شیر کی پس گویا کہ
ڈبویا ہاتہہ اپنا لہو مین سؤر کی کذا فی الہدایۃ اور جامع صغیر مین حدیث نقل کی گئی ہی کہ ملعون
ہی وہ شخص کہ کہیلی ساتہہ شطرنج کی اور دیکہنی والا طرف شطرنج کی مانند کہانیوالی گوشت سؤر کی
ہی اور بعضی کتابون مین جو امام شافعی سی جائز ہونا شطرنج کا ساتہہ کتنی ایک شرطون کی نقل کیا گیا ہی
تو نصاب الاحتساب مین امام غزالی رح سی نقل کیا ہی کہ کہا اونہون نی کہ امام شافعی کی نزدیک بہی
یہہ مکروہ ہی پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا امام شافعی سی اول ہوگا پہر رجوع کی اونہون نی اس سے
انتہی اور مکروہ ہین سب کہیل **مسئلہ** درود بہیجی بالاستقلال کسی پر سوای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
مسئلہ مکروہ ہی یہہ کہنا دعا مین بمعقد العز من عرشک اور بمقعد العز من عرشک اور مکروہ ہی
یہہ کہنا اسئلک بحق رسلک انبیائک و اولیائک وبحق البیت اس لئی کہ حق خلق کا نالق پر نہین
مسئلہ اگر کوئی اور کہی کسی کو کہ کر تو یہہ کام بحق اللہ کی یا اللہ کی قسم ہی تجکو تو نہین
لازم ہوتا اوسپر کرنا اوس کام کا لیکن اولی ہی کرنا اوسکا **مسئلہ** مکروہ ہی بلند آواز سی کرنا ذکر

اور دعا کا **مسئلہ** مکروہ ہی احتکار آدمیون اور جانورون کی قوت کا اوس شہر مین کہ ضرر کری
احتکار وہان کی رہنی والون کو پس اگر ضرر نکری تو نہین مکروہ اور مانند اسی کی ہی تلقی جلب اور
تلقی جلب اوسکو کہتی ہین کہ ایک قافلہ غلہ لایا ہنوز وہ شہر مین نہین پہنچی کہ شہر مین سی کوئی اون سے
جا ملا اور غلہ خرید لیا پس یہہ تلقی جلب بہی اگر شہر والونکو مضر ہو تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور
یہہ حکم اوسکا ہی کہ شہر والی نی قافلہ والون سی بہاو چہپایا نہین اور اگر بہاو چہپایا تو دونو صورتونمین
مکروہ ہی یعنی خواہ ضرر کری شہر والونکو یا نہ ضرر کری پہر مدت اگر کم ہو تو نہین ہوتا احتکار واسطی
نہونی ضرر کی اور اگر دراز ہو مدت تو ہوتا ہی احتکار مکروہ واسطی ثابت ہونی ضرر کی پہر بعضون نی تو
کہا کہ مدت دراز اندازہ کی گئی ہی ساتہہ چالیس دن کے بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
جو احتکار طعام کری چالیس رات تو بیزار ہوتا ہی اللہ سی اور اللہ تعالی بیزار ہوتا ہی اوس سی اور
بعضون نی اندازہ کیا ہی مدت دراز کو ساتہہ ایک مہینی کی اور بعضون نی کہا کہ مدت مذکورہ
واسطی عذاب دینی کی ہی دنیا مین یعنی حاکم کو سزا دینی جب پہنچتی ہی کہ مدت دراز ہو اور نہین تو نہین اور
گنہگار مدت قلیل مین بہی ہوتا ہی اور واجب ہی یہہ کہ حکم کری قاضی احتکار کرنیوالی کو ساتہہ بیچنی
اوس چیز کی کہ زائد ہو قوت اوسکی سی اور قوت اہل اوسکی سی پس اگر نہ بیچی بلکہ مخالفت کری حکم قاضی کی
تو تعزیر دی اوسکو قاضی جسطرح مناسب جانی اور بیچ ڈالی غلہ اوسکا اور سراج مین ہی اگر خوف کری
امام شہر والون کی ہلاک کا تو لی غلہ احتکار کرنی والونسی اور بانٹ دی شہر والون پر پہر جب اونکو فراخی
ہو تو دیوین وہ مثل اوسکی اور نہین ہوتا ہی احتکار ساتہہ بند کر رکہنی غلہ زمین اپنی کی بلا خلاف اور نہ
احتکار ہوتا ہی بیچ اوس غلہ کی کہ لاوی اوسکو اور شہر سی اور ابو یوسف کی نزدیک یہہ بہی مکروہ ہی
اور امام محمد کی نزدیک اگر ایسی شہر سی لایا کہ وہانسی اسکی شہر مین غلہ لایا جاتا تہا عادۃً تو مکروہ ہی اور
یہی مختار ہی **مسئلہ** نہ نرخ مقرر کری حاکم مگر جبکہ تعدی کرین غلی والی قیمت مین تعدی فاحش تو نرخ مقرر

کری حاکم ساتھہ مشورت دانشمندون کی اور کتاب اختیار مین لکھا ہی کہ جب بہا مقرر کری حاکم اور خوف
کری بیچنی والا مارنی حاکم کا در صورت کم بیچنی کی تو نہین حلال ہی وہ مول لینی والی کو اور حیلہ اوسکا
یہہ ہی کہ کہی بیچنی والی کو کہ بیچ میری ہاتہہ جسقدر چاہی تو **مسئلہ** مکروہ ہی چہپار کہنا کبوترونکا چہتری
یا بلند جگہہ پر اگر ضرر کری لوگون کو بسبب نظر کرنی کی یا چلانی کی یعنی اونچی پر کبوتر بٹہا رکہتی ہین اور لوگونکو
ایذا ہوتی ہی بسبب اسکی کہ اوسکی پکڑنی کی لئی چڑہتا ہی تو نظر پڑتی ہی لوگون کی زنانی پر یا بسبب اسکی کہ
چلاتا ہی اونکی بلانی مین پس یہہ مکروہ ہی اگر اوڑاوی کبوتر چہت پر اسطرح کہ نظر پڑین ستر مسلمانونکی
کی اور ٹوٹین شیشہ لوگون کی بسبب تہپر مارنی کی اون کبوترونکو تو تعزیر دیا جاوی اوڑانی والا
اور بہت منع کیا جاوی پہر اگر نہ باز رہی وہ منع کرنی سی تو ذبح کر ڈالی اون کبوترون کو محتسب
کذا فی الدر اور وہبانیہ مین لکھا ہی کہ واجب ہی تعزیر اور ذبح کرنا اون کبوترونکا اور پالنا کبوترونکا
دل بہلانی کی لئی مباح ہی **مسئلہ** ۵۷ ایک شخص نی خریدین چڑیان یا مانند انکی اور چہوڑ دیا اونکو جائز
ہی اگر کہا وقت چہوڑنی انکی کی یا مطلق کہ جو کوئی پکڑلی انکو بس یہہ اوسکی ہین پس اس صورت مین
کوئی پکڑلیگا تو اوسکی ملک مین آجاوینگی اور چہوڑنیوالی کی ملک سی نکل جاوینگی اور جب تک
کوئی پکڑیگا نہین تو چہوڑنی والی کی ملک مین سی نہین نکلینگی اگر وہ پہر پکڑیگا پہلی کسی اور کی پکڑنی
تو باقی رہینگی اسی کی ملک مین اور کسی کو اوس سی لینا نہین پہنچیگا اور نری چہوڑ دینی سی اسکی
ملک سی نہین نکلتین اور بعضون نی کہا نہین جائز ہی چہوڑنا انکا برابر ہی کہ کلام مذکور کہکر چہوڑی
یا یون ہین چہوڑ دی اس لئی کہ ضایع کرنا مال کا ہی اگر کلام مذکور نہ کہا تو ظاہر ہی ضایع ہونا مالکا
اور اگر کہا تو بہی اکثر قادر نہین ہوتا ہی کوئی اونکی پکڑنی پر پس فوت ہوتا ہی انتفاع اوسکا اور انتفاع
غیر کا ساتھہ انکی پس ضایع ہوتا ہی مال **مسئلہ** مختارات مین لکھا ہی کہ ایک شخص نی چہوڑ دیا
اپنی جانور کو یہہ کہکر کہ یہہ واسطی کی لئی ہی کہ لیوی اسکو اور کسی نی پکڑ لیا اوسکو تو نہ لیوی

ان کی نقل جاوی دیکھیں کہ ... [illegible] ۳۸

اوسکو اوس سی کہ پکڑا اوسکو **مسئلہ** ہی جبکہ ایذا دیتی ہو تو نہ ماری اوسکو اور نہ کان مروڑی
اوسکا بلکہ ذبح کر ڈالی اوسکو ساتھہ چہری تیز کی **مسئلہ** مار ڈالنی جیونٹی کی مین کلام کیا ہی علمانے مختار
یہہ ہی کہ جب ابتدا کری وہ ساتھہ ایذا کی تو نہین مضائقہ مار ڈالنی اوسکی کا اور اگر نہ ابتدا کری تو
مکروہ ہی اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ مکروہ ہی ڈالنا جیونٹی کا پانی مین یہہ دونون مسئلی فتاوی
عالمگیری کی کتاب الکراہتہ مین ہین **مسئلہ** جائز ہی سوار ہونا اور بوجہہ لادنا بیل پر اور بیل چلانا گدہی
ہی بغیر مشقت اور ماری کی اسواسطی کہ ظلم کرنا جانور پر اشد ہی ظلم کرنی سی ذمی پر اور ظلم کرنا ذمی پر
اشد ہی ظلم کرنی سی مسلمان پر **مسئلہ** نہین مضائقہ ہی ساتھہ مسابقت کی تیر اندازی مین اور
بیچ دوڑانی گہوڑون اور خچرون اور گدہون کی اور اونٹون کی اور پیادہ پا دوڑنی کی اسلئی
کہ مسابقت ان چیزون مین اسباب جہاد سی ہی پس ہوگا مستحب پہر حلال ہی مال لینا اسمین اگر شرط
کیا جاوی مال ایک جانب سی اور حرام ہی اگر شرط کیا جاوی مال دونون جانب سی اسلئی کہ یہہ
ہوتا ہی جوا مگر جبکہ ہو درمیان اون دونون کی محلل یعنی تیسرا شخص حلال کرنیوالا ہو اوسکا گہوڑا
اور اوسکا گہوڑا ہم مثل ہو اون دونون کی گہوڑی کی کہ احتمال اوسکی بڑہ جانی کا ہو اون دونون
والا نہین جائز ہوگا پہر جب کہ بڑہ جاوی وہ تیسرا اون دونون سی تو لیوی مال اون دونون سی
اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین اوس سی تو نہ دیوی وہ اون دونون کو اور اون دونون
مین سی جو آگی بڑہ جاوی لیوی وہ دوسری سی اور ایسا ہی حکم اون دو شخصونکا ہی کہ کہ اختلاف
کرین ایک مسئلہ مین اور ارادہ کرین جانی کا ایک عالم کی پاس پس اگر مقرر کیا جاوی مال واسطی
اوس شخص کی کہ صواب پر ہو تو درست ہی اور اگر مقرر کیا جاوی مال ہر ایک کی لئی دوسری پر تو
نہین درست اور کشتی لڑنی آپسمین بدعت نہین مگر جبکہ لہو ولعب کی لئی ہو تو مکروہ ہی اور مسابقت بغیر
کچہہ مال مقرر کرنی کی جائز ہی ہر چیز مین **مسئلہ** مستحب ہی کترنا ناخونون کا دن جمعہ کی مگر جبکہ جمعہ تک

تاخیر فاحش ہو تو مکروہ ہی اس لئی کہ جسکی ہوتی ہین ناخون دراز ہوتا ہی رزق اوسکا تنگ اور
حدیث مین آیا ہی کہ جسنی کتروائی ناخون اپنی دن جمعہ کی بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلاؤن سی دوسری
جمعہ تک اور تین دن زیادہ اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسنی کترے ناخون اپنی مخالف
نہین دکہتی ہی آنکہہ اوسکی کبہی اور معنی مخالف کی حضرت علی رضی کی اس بیت مین مذکور ہین شعر قصوا
اظفارکم بالسنۃ والادب * یمینہا خوابس یسارہا اوخسب * یعنی کترنا ناخونکا سنت و مستحب یون ہی
کہ داہنی ہاتھہ کی یون کترے اول چھنگلیا کا پہر بیچ کی اونگلی کا پہر انگوٹہی کا پہر چھنگلیا کی پاس کے
اونگلی کا پہر شہادت کے اونگلی اور بائین کی یون کترے ہی اول انگوٹہی کا پہر بیچ کی اونگلی کا پہر چھنگلیا کا پہر شہادت کے
اونگلی کا پہر چھنگلیا کی پاس کے اونگلی کا اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخون کترنے والے
شروع کرتی تہی داہنی ہاتھہ کی شہادت کی اونگلی سی اور پہنچتی اس ہاتھہ کی چھنگلیا تک پہر بائین ہاتھہ کے
چھنگلیا سی شروع کر کر اس ہاتھہ کی انگوٹہی تک پہنچتی اور ختم کرتی اوپر انگوٹہی داہنی ہاتھہ کی اور
ذکر کیا امام غزالی نی کہ نہین ثابت ہوئی ہی نقل بیچ ناخون کترنی پاؤن کی لیکن ہان اولی ہی کترنا
انکا مانند خلال کرنی اونگلیون پاؤن کی انتہی کہتا ہون مین کہ مواہب لدنیہ مین ہی کہ کہا حافظ
ابن حجر نی کہ ناخون لینی مستحب ہین جسطرح کہ احتیاج پڑے طرف اوسکی اور نہین ثابت ہوا ہی بیچ
کیفیت اسکی کی کچہہ اور نہ بیچ تعین دن کی واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسناد کچہہ
شعر حضرت علی رض کی طرف جو نسبت کرتی ہین وہ باطل ہی یعنی وہ شعر اونسی صحت کو نہین پہنچی اور مستحب ہی کترنا ناخون
اور مونڈنا زیر ناف کی بالونکا اور ستہرا کرنا اپنی بدنکا ساتھہ نہانی کی ہر ہفتہ مین ایکبار اور افضل ہی کرنا انکا دن
جمعہ کی اور جائز ہی بیچ ہر دن مین اور مکروہ ہی ترک کرنا انکا زیادہ چالیس دن سی کذا فی الدر اور عالمگیری مین لکہا کہ افضل ہی
یہ کہ کتری ناخون اپنی اور لبین پست کری اور مونڈی بال زیر ناف کی اور ستہرا کری بدن ساتھہ نہانی کی ہر ہفتہ مین
ایکبار پس یہہ تو افضل ہی اور پندرہ دن اوسکی لئی اوسط ہین اور چالیس دن ابعد

اور نہیں عذر ہی چالیس دن سی زیادہ میں اور مستحق وعید کا ہوتا ہی انتہی اور نہ ہو منڈنا لبوں کا بدعت ہے

اور بعضوں نے کہا سنت اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہی اور کہیں ہا سفید بالونکا زینت کی لیے مکروہ

ہی انتہی اور سنت یہہ ہی کہ داڑہی ایک مٹھی بہر ہو اور اگر عورت کاٹی بال سر اپنی کی تو گنہگار ہوتی

ہی اور لعنت کیجاتی ہی اور حرام ہی منڈانا داڑہی کا اور سر منڈانا جمعہ میں مستحب ہی اور بعضوں نے

کہا جائز ہی اور باقی تفصیل انکی اپنی جگہ ہوگی فروع میں **مسئلہ** ایک شخص نے سیکھا علم نماز کا

یا مانند اسکی کا تا کہ سکہاوی لوگونکو اور ایک شخص نے سیکھا تا کہ عمل کری تو ان دونوں میں سی

پہلا شخص افضل ہی اس لیے کہ فیض اسکا متعدی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ مذاکرہ علم کا ایک ساعت

رات میں بہتر ہی شب بیداری سی **مسئلہ** جائز ہی آدمی کو نکلنا واسطی طلب کرنی علم شرعی کی بغیر اذن

والدین کی اگر داڑہی نکلی ہو اوسکی **مسئلہ** اگر ایک شخص روزہ نماز کرتا ہی اور لوگوں کو ضرر پہنچاتا ہی

ساتھہ ہاتھہ اور زبان اپنی کی پس ذکر کرنا اوسکا ساتھہ عیب کی کہ اوسمیں ہی نہیں ہی غیبت یہانتک

کہ اگر خبر دی حاکم کو اوسکی تا کہ باز رکھی اوسکو نہیں گناہ اوسپر اور کہا علما نے کہ اگر جانتا ہی یہہ کہ باپ

اوسکا قادر ہی اوپر منع کرنی اوسکی کی تو آگاہ کر دی اوسکو ساتھہ عیب بیٹی اوسکی کی اگرچہ ساتھہ

لکہہ بہیجنی کی ہو اور اگر باپ نہیں قادر منع کرنی پر تو نہ آگاہ کری تا کہ نہ عداوت پڑی بیچ انکے اور اگر

ذکر کری برائیاں اپنی بہائی مسلمان کی بطریق فکر و مشورہ کی تو نہیں ہوتی ہی غیبت غیبت یہہ ہی

کہ ذکر کری عیب کو بارادہ برا کہنی کی اور اگر غیبت کری بستی والوں کی تو نہیں ہوتی ہے

غیبت اس لیے کہ نہیں ارادہ کرتا ہی کل کی بلکہ بعض کے اور وہ مجہول ہیں پس مباح ہی غیبت مجہول

کی اور علی الاعلان گناہ کرنی والی کی اور نسبت مصاہرت کے اور نسبت بد اعتقادی کی اور نسب

درانکی اوس سی اور واسطی شکوہ کرنی ظلم اوسکی کی آگی حاکم کی اور جیسکہ ہوتی ہی غیبت زبان سی

ویسی ہی ساتھہ فعل کی اور کنایہ کی اور لکہنی کی اور حرکت کی اور اشارہ کی

اور جسکہ بتانی کی اور اشارہ لمت کی ساتھہ ہاتھہ کی اور جو چیز کہ سمجھا جاوی اوس سی مقصود ہو پس وہ
داخل ہی غیبت مین اور وہ حرام ہی اور اسی قبیل سی ہی جو کہ کہا عائشہ رضہ کہ داخل ہوا ہم پر
ایک عورت پس جسکہ پھر گئی پیٹھہ اوسکی اوسنی اشارہ کیا اپنی ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی اوسکی ٹھنگنی ہونیکا
پس فرمایا حضرت صلعم نی کہ غیبت کی تونی اوسکی اور اسی قبیل سی ہی نقل کرنی جیسا کہ لنگڑا کر چلنا جیسی
کہ وہ چلتا ہی پس یہہ غیبت ہی بلکہ بدتر ہی بیان کی غیبت سی اور اگر کہی جو لوگ گذری ہین آج یا جن
لوگونکو کہ دیکھا ہمنی آج اون مین ایک شخص ایسا تھا تو یہہ غیبت ہوتی ہی جبکہ سمجھی مخاطب شخص معین
اور جبکہ نہ سمجھی مخاطب شخص معین کو تو جائز ہی اور شرح شرعہ مین ہی کہ غیبت یہہ ہی کہ اپنی بھائی کا ذکر
کری غائبانہ اسطرح کہ اگر وہ سنی تو ناگوار ہو اوسکو روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ غیبت کیا ہی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا
خوب جانتا ہی فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنی بھائی کو ساتھہ اوس چیز کی کہ مکروہ جانی وہ عرض کیا صحابہ نی کہ خبر
دیجئی اسکی کہ اگر ہو میری بھائی مین وہ چیز کہ کہون مین تعنی تو بھی غیبت ہی فرمایا اگر ہو اوسمین وہ
چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تونی اوسکی اور اگر نہین ہی اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق بہتان
کیا تونی اوس پر انتہی اور اگر نہ پہنچی غیبت اوس شخص تک کہ جسکی غیبت کی ہی تو کفایت کرتا ہی
غیبت کرنی والی کو نادم ہونا اور اگر غیبت اوس تک پہنچ گئی تو شرط کیا گیا ہی بیان کرنا تمام اوس چیز کا
کہ غیبت کی ہی اوسکی **مسئلہ** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ تعریف کری اوسکی
مونہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اس سی اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ
لیکن جانتا ہی کہ خبر اسکی اوسکو پہونچی گی یہہ بھی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہہ کہ تعریف کری اوسکی
غائبانہ اسحالمین کہ نہ پروا ہو اوسکو پہنچنی نہ پہنچنی کے اور تعریف کری اوسکی ساتھہ اوس چیز کی کہ اوسمین
ہیں اس تعریف کا مضائقہ نہین کذا فی العالمگیریۃ **مسئلہ** صلۂ رحم واجب ہی اگرچہ ہو ساتھہ سلام کے

اور دعا کرنی کی اور تحفہ بھیجنی کی اور مدد کرنی کی اور مل بیٹھنی کی اور ہم کلام ہونی کی اور لطف و
احسان کرنی کی اور ملاقات کری اقربا سی کبھی کبھی تاکہ زیادہ ہو محبت یعنی ملاقات کری اونسی
ہر ہفتہ مین یا ہر مہینی مین اور نہ رد کری حاجت اونکی اس لئی کہ رد کرنا اونکی حاجت کا قطع رحم سی ہے
حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ملاپ رکھتا ہی اوس سی یعنی عنایت و مہربانی رکھتا ہی اوسپر کہ ملاپ
رکھتا ہی اپنی ناتی دار ونسی اور انقطاع کرتا ہی اوسی کہ انقطاع کرتا ہی ناتی دارونسی اور روایت مین
آیا ہی کہ سلوک کرنا ناتی دارون سی زیادہ کرتا ہی عمر کو مسئلہ سلام کری مسلمان ذمی کو اگر اوسکو
کچھ حاجت ہو طرف اوسکی والا مکروہ ہی جیسی کہ مکروہ ہی مسلمان کو مصافحہ کرنا ذمی سی اور بخاری کے
شرح مین کہ عینی کی ہی لکھا ہی بیچ شرح حدیث تَقرأُ السَّلامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ کی کہ یہہ
تعمیم مخصوص ہی ساتھہ مسلمانون کی پس نہ سلام کری ابتداءً کافر پر بسبب قول آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی لَا تَبْدَؤُا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ الخ اور اسیطرح خاص کیا گیا ہی اس سی فاسق ساتھہ
اور دلیل کی یعنی فاسق سی بھی پہلی نکری سلام مین اور جسکی فسق مین شک ہو اوس سی سلام علیک کری
یہان تک کہ ثابت ہو فسق اوسکا انتہی اور اگر سلام کری یہودی یا نصرانی یا مجوسی مسلمان پر تو نہین
مضائقہ ہی اوسکی جواب دینی کا ولیکن جواب مین فقط وعلیک کہی اور اگر سلام کری ذمی پر از راہ
تعظیم کی تو کافر ہو جاتا ہی اس لئی کہ تعظیم کافر کی کفر ہی اور اگر کہی مجوسی کو یا استاد از راہ تعظیم کی
تو بھی کافر ہو جاتا ہی اور اگر کہی ذمی کو اَطَالَ اللہُ بَقَاءَکَ یعنی عمر تیری دراز کری اللہ پس اس
کہنی سی اگر یہہ ارادہ ہو اسکی ولیکن اگر عمر اسکی بڑی ہو گی تو شاید یہہ مسلمان ہو جاوی یا ادا
کرتا رہی جزیہ حالت ذلت سی تو نہین مضائقہ ہی اسکا یہہ دونون مسئلی کتاب اشباہ مین ہین اور
نہین واجب ہی جواب دینا بھیک مانگنی والی کی سلام کا اس لئی کہ اوسکا سلام نہین ہوتا ہی اسطرح تحیۃ
یعنی دعا کی اور نہین واجب ہی جواب دینا اوسکی سلام کا کہ سلام کری وقت خطبہ کی اور جب ادا ہی

لکھا ہی کہ امام غزالی نی
لکھا ہی کہ ملاقات ...

کسی کی گھر پر تو واجب ہی یہہ کہ اذن مانگی گھر مین آنی کی لئی پہر سلام کرنی کی پہر جب داخل ہو گھر مین
تو سلام کری پہلی پہر کلام کری اور اگر میدان مین ملی کسی سی تو سلام کری اول پہر کلام کری اور
کہی کوئی السلام علیک یا زید تو نہین ساقط ہوتا ہی جواب سلام کا ساتھہ جواب دینی غیر زید کی
اور اگر کہی یا فلان یا اشارہ کری طرف شخص معین کے تو ساقط ہو جاتا ہی جواب اگر اور کوئی جواب
دیدی اور شرط کیا گیا ہی بیچ جواب سلام کی اور چھینک کی سنانا اوسکا یعنی جواب سلام اور چھینک کا
اسطرح ہی کہ سلام کرنیوالا اور چھینک لینی والا اوسکو سنے پس اگر بہرا ہو تو دیکہا دی اوسکو حرکت دونون
ہونٹون اپنی کی اور ساقط ہو جاتا ہی جواب بقیونسی ساتھہ جواب دینی لڑکی عاقل کی اور بعضون نے کہا
کہ نہین ساقط ہوتا اور ساقط ہو جاتا ہی جواب باقیونسی ساتھہ جواب دینی بڑھیا کی اور بیچ جواب دینی
عورت جوان اور لڑکی اور دیوانہ کی دو قول ہین یعنی بعضون نے کہا ساقط ہو جاتا ہی اور بعضون نی
کہا کہ نہین ساقط ہوتا اور ظاہر عبارت تاجیہ کیسی معلوم ہوتا ہی کہ ترجیح ساقط ہونیکو ہی اور سلام
کری ایک پر ساتھہ لفظ جماعت کی یعنی السلام علیکم کہی اور اسیطرح جواب دی وعلیکم السلام اس لئے
کہ مومن ملائکہ سی جدا نہین رہتا اور مستحب ہی کہ جواب سلام مین زیادہ کری پس اگر سلام کرنی والا
السلام علیکم کہی تو جواب دینی والا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر سلام کرنیوالا رحمۃ اللہ بہی کہی تو جواب
دینی والا کہی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نہ زیادہ کری جواب دینی والا اوپر وبرکاتہ کی یعنی جواب
مین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور کچہہ نہ کہی اور جواب دینا سلام کا اور چھینک کا علی الفور
ہی یعنی فی الفور جواب دینا واجب ہی تاخیر نہین جائز اور جس خط مین سلام علیک ہو تو واجب ہی
جواب لکھنا اوسکا مانند جواب دینی سلام کی اور کہی کہ میری طرفسی فلانی کو سلام کہدینا واجب ہی
اوسپر کہدینا سلام کا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق پر اگر فسق علی الاعلان کرتا ہو اور اگر فسق علی الاعلان
نکرتا ہو تو نہین مکروہ اور مکروہ ہی سلام کرنا اوسپر کہ عاجز ہو جواب دینی سی حقیقۃ مانند کہانی والی کی

یا شرعا مانند نماز پڑہنی والی کی او رقرآن پڑہنی والی کی اور اگر سلام کری انپر تو نہین مستحق ہوتا
جواب کا در مختار کی مصنف نی یہہ لکہکر لکہا ہی کہ باب ما یفسد الصلوٰۃ مین مین لکہہ چکا ہون کہ کچہہ اوپر
بیس جگہہ سلام کرنا مکروہ ہی چنانچہ یہہ عاجز لکہنی والا اس رسالہ کا انکا ترجمہ کر کر یہان لکہتا ہی اور
طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوسمین بہت اچہی طرح اونکو واضح کیا ہی پس شرح کا بہی ترجمہ کیا
جاتا ہی اور متن کی علامت یہہ ہی کہ اوسپر خط کہینچ دیا ہی اور شرح یون مین لکہی ہی وہ یہہ ہین جو نماز
پڑہ رہا ہو خواہ فرض پڑہتا ہو خواہ نفل اگرچہ نماز جنازہ پڑہتا ہو یا سجدہ تلاوت کرتا ہو اور جو
ذکر اللہ کا کر رہا ہو کسی طرح کا ذکر کرتا ہو خواہ تسبیح خواہ تہلیل خواہ اور کچہہ پس یہہ شامل
ہی خطیب اور محدث اور پڑہنی والی قرآن وغیرہ کو کہ جو آگی مذکور ہین اور پہر انکو اسلئی ذکر
کیا کہ تا خوب واضح ہو جاوین اور پڑہنی والا قرآن کا دیکہہ کر پڑہتا ہو یا یاد اور حدیث بیان
کرنیوالا اور خطبہ پڑہنی والا کوئی خطبہ پڑہتا ہو اگرچہ خطبہ نکاح کا ہو اور مانند اسکی کی اور
جو کہ سن رہا ہو اونکو یعنی ذکر اور خطبہ اور قرآن کو اگرچہ کوئی نماز مین پڑہتا ہو پکار کر اور یہہ
سن رہا ہو اور تکرار کرنیوالا فقہ کا یعنی جو کہ مسائل فقہ کی یاد کرتا ہو اور مطالعہ کر رہا ہو
فقہ کا اور بیٹہنی والا قضا کی لئی یعنی جس حالمین کہ قاضی بیٹہا ہو لوگون کے قضئی فیصلہ کرنی
کو تو اوس وقت سلام علیک کرنی اوس سی مکروہ ہی اور وہ کہ بحث کر رہی ہون فقہ مین یعنی
آپسمین کر رہی ہون مسائل فقہ کی یا مطالعہ کر رہی ہون آپسمین یا پوچہہ رہی ہون عالم سی مسائل
چہوڑ دی انکو یعنی نہ مشغول کر انکو ساتہہ سلام کی کتاب روضہ مین لکہا ہی کہ جب داخل ہووی تو
ایک قوم پر اور وہ قوم یا کوئی اونمین سی بیان کرتا ہو علم کو اور باقی سن رہی ہون تو مکروہ ہی
اونسی سلام علیک کرنی اور اگر کری سلام تو گنہگار ہوتا ہی اور لازم آتا ہی اونپر جواب دینا
انتہی اور صحیح یہہ ہی کہ جواب دینا لازم نہین آتا اور جو اذان دی رہا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور مدرس

ہی

یعنی جو علم پڑہا رہا ہو اور عورتین جوان اجنبی اس سی معلوم ہوا کہ بڑہیون پر اور اون عورتون پر کہ اجنبی نہین ہین مانند بیویون اور محارم کی سلام کرنا جائز ہی اور کہیلنی والی شطرنج کی اور جو کہ مشابہ ہین لوگون کی اخلاق کی یعنی چوسر یا گنجفہ یا مانند اوکی اور کہیل کہیلتی ہین اور جلبی مین نقل کیا ہی کہ نہین مضائقہ ہی سلام علیک کرنی کا کہیلنی والی شطرنج کیسی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اس لئی کہ سبب جواب سلام کی باز رہی گا اوس سی اسی جسقدر باز رہا غنیمت ہی اور جو کہ اپنی بیوی یا لونڈی سی فائدہ اوٹہا رہا ہو یعنی صحبت کرتا ہو یا کرتا ہو وہ چیزین کہ باعث جماع ہین مانند مساس وغیرہ کی اور کافر یعنی اوسپر بہی بلا ضرورت سلام نکرے اس لئی کہ حرام ہی سلام کرنا اوسپر یہان تک کہ اگر سلام کری اوسپر نادانستہ اور پہر معلوم ہو کہ یہہ کافر ہی تو کہی اوس سی کہ پہیر دی مجکو سلام میرا اور وہ کہ کہلا ہو ستر اوسکا اگرچہ بضرورت کہلا ہوا اور کتاب روضہ مین لکہا ہی کہ جب داخل ہو حمام مین تو سلام نہ کری اونپر کہ جو اوسمین ہون ننگی ہون یا نہون نزدیک امام اعظم کی اور صاحبین کی نزدیک اگر ستر اونکا ڈہکا ہو تو کری اور نہین تو نہین اور جو کہ پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو اوسپر بہی سلام نکری اور اگر کوئی کری سلام تو نہ جواب دی وہ پہلی فراغت اور بعد فراغ کی بہی لازم نہین اوسکو جواب دینا اتفاقا اور جو کہ کہانا کہا رہا ہو اوسپر بہی سلام نکر جبکہ ہو تو بہوکا اور ارادہ کری تو یہہ کہ بہیجی مجکو اوسکی کہانی مین سی اور جانتا ہو تو کہانیوالی کا حال کہ وہ منع نہین کرتا ہی کسی کو کہانی سی تو کر سلام پس نہین مشروع ہی اوسپر سلام مگر ساتہہ ان دو قیدون کی کر کی گئی کی اور متعقہ اپنی اوستاد پر یعنی جب داخل ہو طالب علم اپنی شیخ پر اور شیخ پڑہنی پڑہانی مین مشغول ہو تو اوسپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی اور گانی والا یعنی اسپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی اور اوڑانی والا کبوتر ونکا اور کبوتر اوڑانی والی پر اور رگانی والی پر جو سلام کرنا مکروہ ہی آیا وقت گانی اور اوڑانی کی ہی یا مطلق جواب یہہ کہ اگر یہہ دونون موصوف ہون ساتہہ

گالی اور اوڑائی کی یہان تک کہ بگڑا ہوا اون دونون نی اسکو بیٹھیہ اور اکرام کی جاتی ہون
اس سبب سی تو اطلاق اولی ہی یعنی بہرحال اونسی سلام علیک نہ کری اور اگر یہہ فعل اونسی
اتفاقا سرزد ہوتی ہون تو تقیید اولی ہی یعنی وقت گالی اور اوڑائی کی مکروہ ہی واللہ اعلم
اور بعضون نی کہا ہی کہ اوپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی زندیق اور مسخرا بڈہا اور لغو کلام کرنیوالا
اور جہوٹ بولنی والا اور جو کہ دیکہتا ہو عورتونکو بازارمین قصدا اور جو کہ اپنی کو برا کہتا ہو اور بعضون کے
نزدیک مکروہ ہی سلام کرنا اوپر جو بیٹھی ہون مسجد مین منتظر نماز کی اس لئی کہ منتظر نماز کا بیچ حکم پڑہنی والی نماز کی ہی
اور تصریح کی ہی کتاب ضیا مین ساتہہ واجب ہونی جواب کی بیچ بعض انکی کی اور عبارت کتاب ضیا کی یہہ
ہی کہ روضہ زندویسی مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی سلام پانچ جگہون مین اور بیچ بعض انکی کی جواب
دینے دی اور بعض مین نہ جواب دی وقت خطبہ کی دن جمعہ کی نہ جواب دی سلام کا اور گنہگار ہوتا
سلام کرنیوالا اس لئی کہ خطبہ مانند نماز کی ہی اور دوسری مکروہ ہی سلام اوس قوم پر کہ مشغول
ہین نماز مین اور اگر سلام کری اونپر تو گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا اور نہ جواب دی وہ اوسکی
سلام کا اس لئی کہ فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی اور تیسری مکروہ ہی سلام وقت پڑہنی قرآن کی
یہانتک کہ اگر داخل ہو کوئی اوس قوم پر کہ پڑہ رہی ہون قرآن پکار کر یا ایک انمین پڑہتا ہو
اور اور سن رہی ہون تو مکروہ ہی سلام کرنا اونپر اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا ولیکن
جواب دین وہ اوسکی سلام کا اس لئی کہ وہ قادر ہین اوپر حاصل کرنی فضیلتونکی اکٹہی یعنی اوسکی
جواب دینی کی اور پڑہنی کی یکسی کی اور چوتہی وقت مذاکرہ علم کی اور باقی سن رہی ہون مکروہ
ہی سلام اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا ولیکن اونپر لازم ہی جواب دینا اوسکی سلام کا واسطی
قادر ہونی اونکی کی اوپر حاصل کرنی دونون امرون کی اور پانچوین وقت اذان کی اور
تکبیر کی سب نماز وقت مین یہانتک کہ جب موذن اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور قوم مشغول

ہون جواب دینی اذان اور تکبیر مین پس آوی ایک شخص اور سلام کری تو مکروہ ہے اوسکو سلام کرنا
پس اگر وہ سلام کری تو گنہگار ہوگا لیکن وہ جواب دین سلام کا واسطی قادر ہونی اونکی کی اوپر
حاصل کرنی دونون امرون کی بغیر اسکی کہ سبب ہو یہہ قطع کرنی کسی چیز کا کہ واجب ہو
اسمین اعادہ انتہی اور ابو اللیث نی لکھاہی کہ ان صورتون مین جواب نہ دین اور لکھاہی کہ
اگر سلام کری اوپر کہ ہو پاخانہ مین تو نہ جواب دی اور شرح شرعہ مین لکھاہی کہ نہ جواب دی وہ کہ
مشغول ہو قرآن کی پڑہنی مین اور دعا مین اور جو کہ بیٹھی ہون مسجد مین واسطی تسبیح کی یا پڑہنی
قرآن کی یا منتظر نماز کی انتہی اور مکروہ ہی سلام کرنا لبیک کہتی والی پر اور واجب ہی اسکو جواب
دینا اور داخل ہی یہہ تحت ذکر کرنیوالی کی پس جب جانا تونی کہ بیچ واجب ہونی جواب کی اور نہ
واجب ہونی کی خلاف ہی بعضی مسائل مین پس مبتلا ہونی والی پر لازم ہی یہہ کہ تمیز کری پس
جواب دی وقت ہونی مصلحت کی دینی مین اور نہ جواب دی وقت ہونی مضرت کی اور اسی لئی
مجمل بیان کیا اسکو شارح نی اس لئی کہ یہہ مقام محتاج ہی طرف تقریر دراز کی اور جن پر کہ ترک
کیا گیا ہی سلام کرنا بسبب فسق انکی کی اگر وہ سلام کرین تو واجب ہی جواب دینا اون کی سلام کا
اور جب منع کیا گیا سلام کرنی سی غیر محرم عورتون پر بسبب خوف فتنہ کی تو جواب دینا انکی
سلام کا اشد منع ہوگا اور تصریح کی ہی کتاب ضیا مین ساتہہ نہ جواب ہونی جواب سلام کی
بیچ کہنی سلام علیکم کی ساتہہ جزم میم کی لفظ سلام مین اس لئی کہ یہہ لحن ہی پس جاہل کہین کہ الف
لام نہین داخل ہوتا ہی تو تنوین دی جاتی ہی یعنی دو پیشین دیتی ہین اور اگر الف لام داخل
ہوتا ہی تو پیش پڑہتی ہین اور سکون بیچ کلام مین لحن ہی مانند وقف کی حرکت پر یہہ کہا
رحمت اللہ اور کہا چلپی نے کہ پس بنا بر اسکی یعنی مخالف ہونی سنت کی اگر پیش دین میم کو
بغیر الف لام داخل ہونی کی تو ہوگا مانند جزم میم کی واسطی مخالف ہونی سنت کی انتہی

اور کہا سید احمد نی کہ مانند اسی کی ہی جبکہ الف لام بہی داخل ہوا ور تنوین بہی ہو یا فقط
السلام ہی کہی یا خطاب کری ساتھہ افراد کی یعنی السلام علیک کہی تو ان صورتون مین بہی
جواب نہ دیتین واجب ہوتا ہی انتہی اور حاصل اسچیز کا کہ کتاب ضیا ء میں روضہ سی نقل کیا ہی یہہ ہی
کہ لفظ السلام علیکم ساتھہ لام کی ہی یا سلام ساتھہ تنوین یعنی دو پیشون کی اور بدون ان دونون
لفظون کی جیسیکہ کہتی ہین جاہل نہین ہوتا ہی سلام اور ساتھہ لام کی افضل اور بدون لام
کی ساتھہ جزم میم کی کچہہ نہین اور جواب سکا نہین واجب ہوتا ہی انتہی تمام ہوا بیان اونکا کہ
جن پر سلام کرنا مکروہ ہی اور اگر داخل ہو گہر مین اور نہ دیکہی کسی کو تو کہی السلام علینا و علی
عباد اللہ الصالحین مسئلہ مکروہ ہی دینا اوسکو کہ سوال کری مسجد مین جبکہ نہ پہلانگتا جاوے
گردنین لوگون کی تو نہین مکروہ بحسب روایت مفتی بہ کی مسئلہ سب نامون مین محبوب نام
نزدیک اللہ کی عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین اور جائز ہی نام رکہنا ساتھہ علی اور رشید اور
سوا انکی ساتھہ اور نامون اللہ تعالی کی کہ مشترک ہین اور ارادہ کیا جاتا ہی بیچ حق ہماری کے
غیر اوسچیز کا کہ ارادہ کیا جاتا ہی بیچ حق اللہ تعالی کے لیکن نام رکہنا ساتھہ غیر انکی کی ہماری زمانہ
مین اولی ہی اسلئے کہ عوام تصغیر کرتی ہین اونکو وقت پکارنی کی اور جسکا نام محمد ہو اگر اوسکی
کنیت ابو القاسم مقرر کیجاوی تو کچہہ مضائقہ نہین اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
قول ہوا یا تسمّوا باسمی و لا تکنّوا بکنیتی منسوخ ہی اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے دا لیوجیہ کہ کنیت مقرر کی اپنی بیٹی محمد بن الحنفیہ کی ابو القاسم اور مکروہ ہی یہہ کہ پکاری
آدمی اپنی باپ کو اور عورت اپنی خاوند کو ساتھہ نام اوسکی کی مسئلہ مکروہ ہی کلام
کرنا مسجد مین اور پاخانہ مین اور وقت جماع کرنی کی اور وقت پڑہنی قرآن کی اور وقت
وعظ کی پس کیا گمان ہی تیرا ساتھہ کلام کی وقت غنا کی کہ لوگ اوسکو وجد کہتی ہین مسئلہ

[illegible]

عربی زبانکو فضیلت ہی ساری بانون پر اور وہ زبان اہل جنت کی ہی جو کوئی سیکھی یا سکھاوی اوسکو
ہر ہر ثواب دیا جاتا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ دوست رکھو عرب کو تین سبب سی ایک تو اس لیے
کہ مین عربی ہون اور دوسری اس لیے کہ قرآن عربی ہی اور تیسری اس لیے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہے
مسئلہ مٹی یعنی قبرون پر نہین مکروہ ہی بحسب روایات مختار کی اور بعضون نے کہا مکروہ ہی مسئلہ
مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی بسبب غضب کی یا تنگی معاش کی اور نہین مکروہ ہی واسطی خوف پڑنی کی
گناہ مین حاصل یہہ کہ مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی بسبب خوف دنیا کی نہ دین کی مسئلہ نہین مضائقہ
ہی موتی کا پہنانا لڑکی کو اور نابالغ کو یہہ مصنف تنویر الابصار نی کہ درمختار شرح اوسکی ہی لکھا ہی
اور اسی طرح اور متون مین ہے اور ردالمحتار کی مصنف نی اقوال علما کی نقل کر کر لکھا ہی کہ معتمد مذہب
مین حرمت ہی یعنی موتی اور مانند اسکی کی مردون پر اس لیے کہ یہہ زیور عورتون کی سی ہین مسئلہ
مکروہ ہی واسطی ولی یعنی باپ وغیرہ کی پہنانا پائیزیب اور کڑا لڑکون کو مسئلہ نہین مضائقہ
ہی لڑکی کی کان چھیدنی کا اور ناک چھیدنی کا حکم کہین دیکھنی مین نہین آیا مسئلہ ایک لونڈی
زید کی ہی اور بکر کہتا ہی کہ مجکو وکیل کیا ہی زید نی ساتھہ بیچنی اوسکی کی تو حلال ہی عمر کو خریدنا اوسکا
اور صحبت کرنی اوس سی واسطی قبول کرنی قول بکر کی اگر گمان غالب ہو بکر کی سچی ہونی کا اور
اگر گمان ہو غالب بکر کی جھوٹی ہونی کا تو نہ قبول کری قول اوسکا اور نہ خریدی اوس سی اور اگر نہ
خبر دی بکر عمرو کو کہ یہہ چیز کسی اور کی ہی تو نہین مضائقہ اوسکی خریدنی کا اوس سی مسئلہ حلال ہی
صحبت کرنی اوس عورت سی کہ بیاہ کر لائی گئی نزدیک خاوند کی اور کہا ایک عورت نی کہ یہہ بیوی
تیری ہی مسئلہ حلال ہی نکاح اوس عورت سی کہ کہا طلاق دی مجکو خاوند میری نی اور ہو چکی
عدت میری یا کہا کہ تھی مین لونڈی فلانی کی آزاد کر دیا مجکو پس ان سب صورتون مین نکاح حلال
ہی اگر واقع ہو مرد کی دل مین سچ کہنا اونکا کتابون مین حاصل یہہ کہ مرد کو چاہیے [illegible]

عورت ساتھ ایک امر محتمل کی پس اگر ثقہ ہو وہ عورت یا بڑی مرد کی دل مین سچ کہنا اس عورت کا
تو نہیں مضائقہ ہی نکاح کرنی کا اوس سی اور اگر خبر دی ساتھ ایک امر مستبعد کی تو نہیں جائز جب تک
کہ نہ استفسار کرلی **فروع مسئلہ** خوش الحانی سی پڑھنا قرآن کا اور کہنا اذان کا خوب
ہی بشرطیکہ نہ زیادہ ہون حروف اور اگر زیادہ ہون حروف تو مکروہ ہی اوسکی پڑھنی والی کی
لئی اور سننی والی کی لئی اور اسطرح کی پڑھنی والی کی لئی اگر کہی احسنت تو یہہ اگر اوسکی سکوت
کی لئی کہا تو اچھا ہی اور اگر اوسکی قرات کی لئی کہا تو خوف کفر کا ہی **مسئلہ** مناظرہ علم مین واسطی
نصرت حق کی عبادت ہی اور تین باتونسی ایک بات کی لئی بھی کری تو حرام ہی واسطی غالب ہونی کی
مسلمانان پر اور واسطی اظہار علم اپنی کی اور واسطی حاصل ہونی دنیا یا مال یا قبولیت کی یعنی لوگونمین
مقبول وعزیز ہو **مسئلہ** درس کہنا منبر پر واسطی وعظ اور نصیحت قبول کرنی لوگون کے
سنت انبیا اور رسولون کی ہی اور واسطی حاصل ہونی ریاست کی اور مقبول ہونی کی عوام کی نزدیک
گمراہیون یہود و نصاری کی سی ہی **مسئلہ** پڑھنا قرآن کا ساتھ قراۃ معروفہ اور شاذہ کی دفعۃ
واحدۃ مکروہ ہی **مسئلہ** مستحب ہی واسطی مرد کی خضاب کرنا سر کی بالون اور ڈاڑھی کا اگرچہ غیر
لڑائی مین ہو بموجب صحیح تر روایت کی اور مکروہ ہی سیاہ خضاب یہہ درمختار مین لکھا ہی اور
خزانۃ الروایات مین یہہ مسئلہ خوب مفصل ہی کہ نہ خضاب کری ساتھ سیاہی کی اس لئی کہ اس مین وعید
عظیم آئی ہی اور خضاب کری ساتھ سرخی یا زردی کی اور مضمرات مین ینابیع سی لکھا ہی کہ منقول ہی
امام ابو حنیفہ سی کہ اگر خضاب کری سر کو یا ڈاڑھی کو ساتھ مہندی کی یا وسمی کی تو اچھا ہی اور
مکروہ ہی تغیر کرنا ساتھ سیاہی کی اور تاتارخانیہ مین لکھا ہی کہ اتفاق ہی مشائخ رحمہم اللہ کا اسپر
کہ خضاب کرنا ساتھ سرخی کی مردون کی حق مین سنت ہی اور مسلمین کے علامت ہی اور خضاب ساتھ سیاہی
کی اگر غازی کری واسطی ہیبت ہونی کی کفار پر تو اچھا ہی اور اگر کری اس لئی کہ مزین کری اپنی تئین

یعنی سرخ یا زرد ۱۲

عورت کا اور [illegible] سی اس لئی کہ خبر دی ہی اوسنی ایک امر مستبعد کی ۱۲ فقہ

عورتون کی لیی اور عورتین محبت کرین تو مکروہ ہی اور اسی پر اکثر مشائخ ہین تمام ہوا مضمون خزانۃ الروایۃ
کا اور فلیغیرن خلق اللہ خضاب ساتہہ سیاہی کی ہی یہہ تفسیر کبیر مین لکہا ہی **مسئلہ** جو کتابین کہ قابل
انتفاع کی نہون تا یا جاوی اونمین سی نام اللہ تعالی کا اور اوسکی فرشتون اور رسولون کا اور
جلاوین باقی اور نہین ہی مضائقہ اسکا کہ ڈالدی جاوین پانی جاری مین جو نکی تون یا دفن کر دیا
جاوین اور یہہ بہت خوب ہی کذا فی الدر اور اوسکی حاشیہ مین غرائب سی نقل کیا ہی کہ مصحف جبکہ ایسا
ہو جاوی کہ نہ پڑہ سکی اوسمین اور خوف ہو اوس کی ضائع ہونی کا تو لپیٹا جاوی ایک پاک کپڑی مین
اور دفن کیا جاوی اور دفن کرنا اوسکا اولی ہی رکہنی اوسکی سی ایسی جا کہ خوف ہو پڑنی نجاست کا
یا ملنے ہی کا اوسپر اور اوسکی دفن کرنی کی لیی بطور بغلی قبر کی کہودی اس لیی کہ اگر ویسا گڑہا کہود کر
دفن کریگا تو احتیاج ہوگی مٹی ڈالنی کی اوسپر اور اسمین ایکطرح کی حقارت ہی مگر جبکہ اوسکی اوپر
بطور چہت کی کر دی کہ مٹی اوسکی اوپر نہ پہنچی تو بہی اچہا ہی انتہی اور مصحف مجید کہ لائق پڑہنی کی
نہی نہین جائز ہی یہہ کہ جلد بناوی اوسکی قرآن کی لیی کذا فی القنیۃ **مسئلہ** نہین جائز ہی حقکو
یہہ کہ لیوی غیر جنس حق اپنی کا اور امام شافعی کی نزدیک اوسکا بہی لینا جائز ہی اور اسمین بہت
وسعت ہی **مسئلہ** ایک شخص نی مولا کونسی ہورہی کا اور خرید کیا اوسمین سی بعضی کچہہ بیبیون
وغیرہ کا اور باقی آپ رکہہ لیا تو یہہ جائز ہی اوسکو اس لیی کہ وہ ملک مین کر دیا ہی اسکی لڑکون نی
بابون کی **مسئلہ** پائی ایک شخص نی ایسی چیز کہ کچہہ قیمت نہین رکہتی ہی تو نہین مضائقہ فائدہ اوٹہانی کا
اوس سی اور اگر وہ چیز قیمتی ہو اور پانی والا غنی ہو تو تصدق کر دی اوسکو **مسئلہ** نہین
مضائقہ ہی جماع کرنی کا اوس گہر مین کہ اوسمین مصحف مجید ہی **مسئلہ** سوار ہو عورت مسلمان
زین پر اس لیی کہ حدیث وارد ہوئی ہی اسکی منع مین اور منع اوس صورت مین ہی کہ بطور
لہو کی سوار ہو اور اگر سوار ہو واسطی حاجت جہاد کی یا حج کی یا مقصد دینی یا دنیوی کی کہ

اور پہیانات کا بی عورت کی مکروہ ہی اور نہ مکروہ ہی مرد کی لیی چہونا عورت کا اور عورت کی لیی چہونا مرد کا

مسئلہ جائز ہی مرد کو مارنا اپنی بیوی کی تین امر پر ترک کرنی نماز کی کذا فی الدر اور ملتقی مین

لکہا ہی کہ جائز ہی خاوند کو یہہ کہ تعزیر دی اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنی زینت کی اور بسبب

اسکی کہ یہہ صحبت کی لئی اسکو بلاوی اور وہ انکار کری یعنی بلا عذر اور بسبب ترک کرنی نماز کی اور

بسبب ترک کرنی غسل جنابت کی **مسئلہ** نہین واجب ہی خاوند پر طلاق دینا بیوی بدکار کا

مسئلہ نہین جائز ہی وضو کرنا اون حوضون سی کہ طیار کئی گئی ہون پینی کی لئی اور منع کیا جاوی

وضو کرنی سی اونسی اور اوسمین سی اوٹہا لیجانا دوسری جگہ پانی کا اپنی اہل کی لئی جائز ہی اگر اونکو

دیا گیا ہو لیجانی کا ورنہ نہین جائز **مسئلہ** جہوٹ بولنا مباح ہی واسطی نکالنی حق اپنی کی اور

واسطی دفع کرنی ظلم کی نفس اپنی سی اور مراد یہہ ہی کہ تعریض یعنی کنایہ کرنا جہوٹ کا جائز ہی اس لئی

کہ صریح جہوٹ حرام ہی یہہ کتاب مجتبی مین ہی اور وہبانیہ مین ہی کہ جائز ہی جہوٹ بولنا صلح

کروانی کی لئی دو شخصون مین یا دفع ظلم کی لئی اور اپنی بیوی کی راضی کرنی کی لئی اور لڑائی مین تاکہ

فتحیاب ہو کفار پر **مسئلہ** مکروہ ہی حمام مین دیوانا خادم سی **مسئلہ** کہڑی ہو جانا کسی کی تعظیم

کی لئی جائز ہی اور غیر اہل علم کی لئی بہی کہڑی ہونی کو بعضون نی ثابت رکہا ہی **مسئلہ** فسق کی

عادت ڈالنی کی لئی مسجد جامع مین سی اور فسق ہی تعلیم کرنا لڑکو نکا اوسمین **مسئلہ**

نہ نکالا جاوی مردہ قبر مین سی بعد ڈالنی مٹی کی اوسپر اگرچہ کم ہو مدت مگر یہہ کہ ہو زمین غصب

یا لی گئی بسبب شفعہ کی مشتری سی بعد دفن کرنی کی اور نہین مضائقہ ہی لیجانی مردی کا پہلی

دفن کرنی کی بقدر کوس یا دو کوس کی اس لئی کہ مسافت مقبرون کی کبہی پہنچتی ہی اس مقدار کو

کذا فی البرہان شرح مواہب الرحمن اور درمختار کی کتاب الوصیت مین لکہا ہی کہ اگر کوئی

وصیت کری کہ مجہپر فلانا شخص نماز پڑہی یا میرا جنازہ لیجایا جاوی بعد مرنی کی اور

دیا جاوی ایسی کپڑی کا یا لیپی جاوی قبر یا گھڑا کیا جاوی قبر پر شامیانہ یا وصیت کری اُس
شخص کی لئی کہ پڑہی نزدیک قبر اسکی کی ساتھہ شئی معین کے یعنی جیسی یہان کی امرا کی قبرون پر حافظ
نوکر رکھی جاتی ہین پس یہہ وصیت باطل ہی **مسئلہ** جائز ہی فربہ کرنا اپنی بیوی کا لیکن پیٹ بہرنے
سی زیادہ نہ کہلاوی **مسئلہ** منع کیجاوی عورت اس سی کہ مانگی کسی سی تعویذ حب کا واسطی
خاوند اپنی کی کذا فی الدر اور عالمگیری مین لکہا ہی کہ اگر ارادہ کری ایک عورت یہہ کہ کری تعویذ یہہ
تاکہ دوست رکہی اُسکو خاوند اور تہا وہ بغض رکہتا اوس سی تو یہہ تعویذ کرنا حرام ہی حلال نہین
مسئلہ مکروہ ہی عورت کو سعی کرنی واسطی اسقاط حمل اپنی کی اور جائز ہی اسقاط بسبب عذر کی
جب تک کہ جان نہ پڑی بچہ مین اور اگر حمل گرا دی عورت اسطرح کہ بچہ مردہ نکلی تو اوسکی عوض
مین عاقلہ کو غرہ یعنی پانسو درہم دینی آتی ہین اوس بچہ کی باپ کی تئین **مسئلہ** عاشوری کی
دن سرمہ لگانا جائز ہی کذا فی الہدایۃ اور نہین مضائقہ اسکا کہ پکاوی لپیہ وغیرہ عاشوری کے
دن تاکہ فراخی ہو عیال پر اور بہت سی مسکین کہاوین اور ثواب دیا جاتا ہی اسپر **مسئلہ**
مارنا غیر کی غلام کا جائز ہی اوسکی حکم سی اور نہین جائز مارنا آزاد کا اگرچہ باپ حکم کری **مسئلہ**
زیادہ ثواب ہی پڑہنی قرآن کی سی سننا قرآن کا کذا فی الدر اور طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی
اوسمین لکہا ہی بیچ باب مفسدات نماز کی کہ پڑہنی والا قرآن کا اور سننی والا برابر ہی ثواب مین
جیسی کہ آیا ہی احادیث مین انتہی **مسئلہ** لکہا ہی علما نی کہ ثواب لڑکی کی عبادت کا لڑکی کو ہوتا ہے
کذا فی الدر اور اوسکی حاشیہ مین کتاب واقعات سی نقل کیا ہی کہ جب کری لڑکا حسنات پہلی بالغ
ہونی کی مانند نماز نفل وغیرہ کی تو ہوتا ہی ثواب لڑکی کو نہ اوسکی ماں باپ کو پس اگر تعلیم کیا اوسکو
کو باپ نی تو ہوتا ہی ثواب اوسکو تعلیم کا اور اشباہ مین ہی کہ صحیح ہوتی ہی عبادت لڑکی کی اور
[illegible] اوٹہاتی اوسکی ثواب مین معتمد یہہ ہی کہ ثواب لڑکیکو ہوتا ہی اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا

اور اسی طرح تمام حسنات اوسکی مین **مسئلہ** مکروہ رکہا ہی علما نی کہنا واللہ اعلم اور مانند اسکی
واسطی آگاہ کرنی ختم درس کی **مسئلہ** بعضا کلام ایسا ہی کہ ثواب پایا جاتا ہی اوسپر جیسی
تسبیح اور مانند اسکی کی اور کبہی گنہگار ہوتا ہی سبب تسبیح کی جبکہ کری اوسکو مجلس فسق مین حالانکہ
وہ کرتا ہو فسق اور اگر قصد کری ساتہہ تسبیح کی مجلس فسق مین عبرت پکڑنا اور انکار تو اچہا ہی اور
مکروہ ہی کرنا تسبیح کا واسطی تاجر کی وقت کہولنی اسباب اپنی کی اور مکروہ ہی پڑہنا قرآن کا نزدیک قبر کی
اور جائز رکہا ہی اسکو امام محمد نی اور فتوی اسپر ہی اور بعضا کلام ایسا ہی کہ نہ اوسمین ثواب ہی اور
نہ گناہ جیسی اوٹہنا اور بیٹہنا یعنی کلام مباح اور بعضا کلام ایسا ہی کہ گنہگار ہوتا ہی سبب اوسکی مانند غیبت
اور جہوٹ اور چغل خوری اور گالی گلوج کی **مسئلہ** نہین مضایقہ ہی لگانی دیوارگیریون نمدی کا
اور لٹکانا پردونکا دفع سردی کی لیی اور اسیطرح نہین مضایقہ ہی لگانی دیوارگیریون ہیرکی اور
ہیوس کا واسطی دفع گرمی کی اور زینت کی لیی یہہ سب مکروہ ہی اور لٹکانا پردی کا دروازی کی
بلا ضرورت مکروہ ہی حاصل یہہ کہ جو چیز بطریق تکبر کی ہو مکروہ ہی اور اگر حاجت اور ضرورت
کی لیی ہو تو نہین مکروہ ہو المختار اور جائز ہی آدمی کو یہہ کہ بچہاوی اپنی گہر مین جو کچہہ چاہی اقسام
کپڑونسی خواہ صوف کی ہون سونی کی تار کی لگی ہوئی یا بغیر لگی ہوئی **مسئلہ** نہین مضایقہ ہی اسکا
کہ ہو ساتہہ آدمی کی خادم اوسکا ولیکن لائق یہہ ہی کہ نہ تکلیف دی اوسکو خدمت کی مگر بقدر
طاقت اوسکی کی اور نہین مضایقہ اسکا کہ چلی آدمی سوار جہان چاہی اور غلام اسکا پیادہ پا ہو ساتہہ
اوسکی بشرطیکہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا چلنی کی اور اگر طاقت اسکی نرکہتا ہو تو مکروہ ہی اور
ابن عمر رض سی منقول ہی کہ وہ مکروہ رکہتی تہی سوار ہونی کو اسحالمین کہ اوسکی ساتہہ پیادہ پا لوگ
چلتی ہون جبکہ ارادہ کری ساتہہ اوسکی ریا اور تکبر کا اور مستحب ہی یہہ کہ چہوڑنی غلامون کو
یا لونڈیون کو بعد نماز عشا کی تاکہ سو رہین یا آرام پکڑین اور واجب ہی مالکنپر یہہ کہ پہنای

اونکو نماز بہی وقات نماز مین بسبب لینی کاروبار کی اس لیے کہ بیچ حق ادا صلوۃ کی باقی ہین وہ اصل حریۃ
پر اور لازم ہی مالک کو یہہ کہ چہوڑ دی اپنی مملوک کو یہان تک کہ سیکہی قرآن اسقدر کہ صحیح ہو ساتہہ اوسکی
نماز اور اسی طرح بیوی کو **مسئلہ** تیل ڈالنا سر مین کبہی کبہی مستحب ہی اور سرمہ بہی لگانا رات کو مستحب ہی
بہی ہین سلائیان داہنی آنکہہ مین لگاوی پہر تین بار بائین مین اور آئینہ دیکہنا اور کنگہی کرنی سر اور ڈاڑہی
مین ایک دن بیچ مستحب ہی اور مستحب ہی کہ ہر کام خوب کو داہنی ہاتہہ سی کری مانند کہانی پینی کے
اور دینی لینی کہانی پینی کی چیز کی وغیر ذالک اور اسیطرح کرتہ وغیرہ پہننی مین شروع داہنی آستین سی
کری اور اگر متبرک جگہون مین جاوی مانند مساجد و مقابر وغیرہا کی تو داہنا پاؤن پہلی رکہی اور
چہنٹا نا میل کا اور پاجامہ سنتونکا اور استنجا اور پاک کرنا ناک کا اور دہونا پاجاستونکا اور اوتارنا کپڑونکا
اور جوتی کا اور نکلنا مکانون متبرکہ سی اور مانند انکی کی بائین ہاتہہ اور بائین پاؤن سی کری مگر جبکہ
معذور ہو **مسئلہ** جبکہ کسی کی گہر مین جاوی تو اول طلب اذن کی کری کہ کہی السلام علیکم آؤن مین پہر
جب صاحب خانہ اذن دی تو جاوی اور جہان کہ بٹہاوی بیٹہہ جاوی اور اگر اذن نہ دی تو پہر آوی اور
تکرار اس اذن چاہنی کی تین بار تک واجبی مگر جبکہ گمان نہ سننی کا ہو تو زیادہ بہی جائز ہی اس حکم اذن
چاہنی مین اجنبی اور اقربا او محارم سوای بیوی اور لونڈی کی برابر ہین اور اگر بیوی اور لونڈی پاس داخل ہو
تو اولی یہہ ہی کہ آواز پاؤن کی کر کر یا کہنکہار کر آوی تا اوسکی آنی سی خبردار ہون اور سفر سی آوی تو
گہر مین ناگہان چلا آوی رات کو اور جب اپنی گہر مین آوی تو پہلی سلام علیک کری گہر والونسی
پہر اور کلام کری اور گہر مین کوئی نہو تو کہی السلام علینا من ربنا اور جب دروازہ کہولی تو بسم اللہ
کہی کہ شیاطین دفع ہوتی ہین اور دو فرشتی کہ خدا تعالی کی طرف سی اوسکی بہیجی اوسکی ہاں اور اہل پر متعین ہین
اوسکی ساتہہ گہر مین آتی ہین اور گہر کی سب چیزون کو اچہا کر دکہاتی ہین اوسکو اور اوسکو خوش کرتی
ہین اور اگر نہ کہی بسم اللہ اور سلام کی آتا ہی تو بجای فرشتونکی شیاطین اوسکی ساتہہ داخل ہوتی ہین اور

سب امور مین قباحت لاتی ہین اور اوسمین اور اوسکی گھر والون مین دشمنی ڈلواتی ہین اور اوسکی عیش کو منغص
کرتی ہین **مسئلہ** روا ہی مارنا موذی جانورونکا جو پہلی ایذا دیتی ہین مانند سانپ اور بچھو اور کٹ کھنی اور کالی
کُتی اور جون اور مچھر اور پسو اور کھٹمل اور چوہا اور شیر اور کوّی اور مانند انکی کی اور مارنا گرگٹ کا بھی روا ہی
بلکہ ثواب اور پانی دینا تمام حیوانونکو سوای موذی جانورون کی ثواب عظیم رکھتا ہی اور پالنا کُتی کا اور رکھنا
اوسکا گھر مین سوای کُتی شکاری اور زراعت اور مواشی کی اور تکلیف دینی چارپایونکو زیادہ طاقت سی اور
داغ لگانا انکو منہ پر روا نہین کہ موجب گناہ ہی **مسئلہ** علاج کرنا بیماریون مین واسطی اصلاح بدن کے ساتھہ
پچھنون اور فصد اور داغنی اور پینی ادویہ کی اور کاٹنی رگون اور بواسیر اور مانند انکی کی جائز ہی لیکن دوا
کرنی ساتھہ حرام چیزون کی مانند شراب اور زہر قاتل اور نجاسات اور مردار اور دودھ گدھی کی جائز نہین
مسئلہ صلی اللہ علیہ سوای انبیا کی اوسکی نام پر تنہا نہ کہی اور صحابہ کی نام پر رضی اللہ کہی اور اولیا او
علما کی نام پر رحمۃ اللہ علیہ اور قدس اللہ سرہ اور مانند انکی کی کہی **مسئلہ** آرزو کرنی موت کی منع ہی
اس لیی کہ اگر نیک ہی تو توقع زیادہ نیکی کرنی کی ہی اور اگر بد ہی تو امید توبہ کی اور تدارک سابق کی
ہی اور بعد موت کی کچھہ نہین کر سکتا مگر جبکہ خوف دین کا یا خوف فتنہ اور فساد کا دین مین ہو یا اشتیاق
لقاء الہی کا غالب آوی تو مضایقہ نہین آرزو کرنی موت کی پس بعض عوام جو سبب پہنچنی رنج و بلا او
مفلسی کی کچھہ کچھہ کہتی ہین اور موت مانگتی ہین بہت برا ہی **مسئلہ** تمام روز اور تاریخین خدا کی طرف سی جانی چاہین
اور ساتھہ کسی چیز کی کہ عوام مین مشہور ہی مقید ہونا نہ چاہئی اور سعادت و نحوست ایام اور تواریخ کی جو مشہور
ہی کچھہ حدیث و اثر سی ثابت نہین لیکن ہان البتہ پچھنون کی حق مین آیا ہی کہ انکی لیی تاریخ سترہوین اور انیسوین
اور اکیسوین بہتر ہی اور یہہ دن بہی ہین پچھنون کی لیی جمعہ اور ہفتہ اور اتوار اور منگل اور بدہ منع ہوتی ہین
پچھنی لیی پیر اور جمعرات کو اور منگل سترہوین تاریخ پڑی تو وہ بہی پچھنون کی لیی خوب ہی آیا ہی کہ اوسمین
پچھنی لینی برس روز کی بیماری کی دوا ہی کذا فی المشکوۃ اور اسی پر اور جو انکو قیاس کیا

عصد وغیرہ کو۔ **مسئلہ** دستار مستحب ساٹھ گز کی ہی اور عید اور جمعہ اور مانند انکی مین بارہ گز کی اور دستار
کھڑی ہو کر باندہنی اور ازار بیٹھ کر پہننی اور پہننا صوف اور بالون کے کپڑیکا مستحب ہی اگر نمود کی
لئی نہو اور پہننا پیوند لگی ہوئی کپڑیکا اور موٹی کپڑیکا بھی مستحب ہی اور عورت ایسا لباس باریک
نہ پہنی کہ رنگ بدنکا اوسمین سی نظر آوی کہ موجب لعنت کا ہی کذا فی الشرعۃ اور بہتر یہہ ہی کہ لباس
موافق لوگون ہم جنس اور ہم مکان اپنی کی پہنی تا انگشت نما نہووی مگر یہہ کہ نیت متابعت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور صلحا کی غالب ہووی اور لباس اونکا سا پہننا اختیار کری تو یہہ بہت ہی خوب ہی
مسئلہ منڈانا ڈاڑہی کا حرام ہی اور چھوڑنا اوسکا بقدر ایک مٹھی کی واجب ہی اور زیادہ ایک
مٹھی سی بھی جائز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سی نگذر جاوی اور کترنا لبونکا کہ بقدر بہوونکی رہین سنت ہی اور
عالمگیری مین ہی کہ بعضی سلف چھوڑ دیتی تہی دونون طرفین موچھونکی یعنی انکو نہ کترتی تہی اور کہا طحاوی
نی کہ کترنا لبونکا حسن یعنی اچھا ہی اور تفسیر اوسکی یہہ ہی کہ کترے جاوین لبین یہانتک کہ کم ہوجاوین برابر
ہونٹونکی کنارہ سی اور کہا طحاوی نی کہ کترانا لبونکا سنت ہی اور مونڈنا احسن یعنی بہت اچھا ہی کترنی سی
اور یہہ قول ابی حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ کا ہی اور نہ مونڈی بال حلق اپنی کی اور ابو یوسف کی نزدیک
نہین مضائقہ ہی اسکا انتہی اور بیچ مونڈنی بالون زیر لب کی اختلاف ہی مونڈنا اونکا افضل ہی اور مونڈنا
دونون طرفون لب کی کا مضائقہ نہین اور چاہئی تمام سر مین بال رکہی اور چاہی تمام سر منڈاوی اور
حضرت سی تمام سر کا منڈانا سوای حج اور عمرہ کی ثابت نہین ہوا اور اگر بال رکہی تمام سر مین تو ساتھہ
اکرام اور پاکیزگی کی رکہی کہ کبہی کبہی دہوتا اور تیل ڈالتا رہی اور مانگ نکالنی بہی سنت ہی اور زلفین گوندہ کر
رخسارون پر رکہنی مردونکو مکروہ ہین اور عورتون کو جائز ہی اور چوٹی رکہنی سر مین اور منڈانا سر کی بعضی
بالونکا اور نہ منڈانا بعضی بالونکا مکروہ ہی اور عورت کو واسطی زینت اور شوق دلانی خاوند اپنی
کو بیچ ہتہ مین مہندی لگانی روا ہی بشرطیکہ تصویر نہ کری اور لڑکی کو رنگ کرنا ساتھہ مہندی کی مکروہ ہی

گر ساتھہ کسی عورت کی کذا فی شرح سفر السعادة اور مردونکو ہاتھہ پاؤن پر رنگ مہندی کا کرنا حرام ہی اور
اسیطرح رنگ انونکا ساتھہ مسی کی کذا فی الشفق اور چاہیی کہ سر منڈانی کی وقت روبقبلہ بیٹھی اور داہنی
طرفسی شروع کری اور جب کتری ناخن اپنی یا مونڈی بال اپنی تو لائق ہی یہہ کہ دفن کر دیوی انکو اور اگر
پھینک دیوی انکو تو نہین مضائقہ اور ڈالدینا انکا پاخانہ مین یا غسلخانہ مین مکروہ ہی اسلیی کہ یہہ باعث
ہوتا ہی ایک بیماریکا اور دفن کیجاوین چار چیزین ناخن اور بال اور کپڑا حیض کا اور خون یعنی فصد وغیرہ
کا اور کترنا ناخونکا دانت سی مکروہ ہی اور ناک کی بال اوکھیڑنی نہین کذا فی العالمگیریة اور واسطی سر
منڈانی کی دن جمعہ کا بہتر ہی اور نہانی کی حاجت مین سر نہ منڈاوی اور نہ ناخن کترواوی اور بال منڈانی
سینہ اور پشت اور ہاتھہ اور پاؤنکی ترک ادب ہی اور بغل کی بالونکا اکھاڑنا اولی ہی اگرچہ منڈانا بھی
جائز ہی اور زیر ناف کی بالونکا چالیس دنسی زیادہ رکھنا مکروہ ہی اور حد انکی مونڈنی کی زیر نافسی
ہی اور مقعد کی گرد کی بھی مونڈی اور مونچھونسی بھی ور کرنا روا ہی اور لینا مونچھونکا بھی سنت ہی اگر
ضرورت ہو اور بہت امراض کو مفید ہی اور غسل بعد اسکی مستحب ہی **مسئلہ** مصافحہ کرنا مرد کو ساتھہ مرد
کی مطلقا سنت ہی اور اگر بعد نماز عید یا جمعہ کی کری تو بسبب تخصیص وقت کی بدعت و مکروہ ہوگا اور
مصافحہ کرنا ساتھہ عورت جوانکی اور امرد خوبصورت کی حرام ہی اور بڈھیاسی مضائقہ نہین اور لیکن اگر
مرد بڈھا کہ اس مین شہوت نہ ہو اگر ساتھہ عورت جوان کی مصافحہ کری تو روا ہی اور چومنا
چھوٹی لڑکونکی منہہ کا جائز ہی بلکہ سنت اور مصافحہ اور مبارکباد دینی بعد دیکھنی ماہ نوکی
کچھہ اصل نہین رکھتی مگر ماہ مبارک رمضان اور عیدین مین مبارکباد منقول ہی بعضی سلفسی اور دیکھنا
اور تلاش کرنی چاند رمضان اور عیدین کی ضرور و لازم ہی اور سوا انکی اور چاندونکا دیکھنا
مسنون ہی **مسئلہ** مستحب ہی قیام واسطی بادشاہ عادل اور والدین اور اہل دین اور
بزرگونکی اور فاسق و فاجرہ کی لیی مکروہ و ممنوع ہی اور ابتدا ساتھہ سلام کرنی سنت

اور جواب دینا اوسکا فرض ہی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اعلی مسجد والا اپنی سی کم درجی والی پر ابتدا
ساتھہ سلام کی کری جیسی سوار پیادہ اور بیٹھی ہوئی پر اور چلنی والا بیٹھی ہوئی پر اور استاد شاگرد پر
اور آقا اپنی تابع پر ابتدا کری سلام ایک کا جماعت مین سی اور اسیطرح جواب دینا اوسکا سب کی طرف سی
کافی ہوگا اور امام ابو اللیث سی آیا ہی کہ آنی والا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہی اور اگر کوئی مسجد مین
نہو اور اگر لوگ نماز پڑھتی ہون تو کہی السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اور اگر نماز مین نہون تو السلام علیکم
کہی اور قبرون مین جاوی تو کہی السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین و انا انشاء اللہ بکم للاحقون نسئل اللہ لنا
ولکم العافیہ اور سلام حقوق اسلام سی ہی آشنائی اور معرفت پر موقوف نہین جب مسلمان مسلمان سی ملی
سلام علیک کری اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونی دیوار یا درخت یا مانند اوسکی کی ہو مسئلہ چھینکنی والی کو مستحب ہی
کہ چھینکنی مین آواز بلند نہ کری اور بعد چھینکنی کی الحمد للہ آواز بلند سی کہی اور سننی والی کو واجب ہی اوسکی
جواب مین یرحمک اللہ کہی اور چھینکنی والا پھر جواب دینی والیکو کہی یغفر اللہ لنا ولکم یا کہی یہدیکم اللہ و یصلح
بالکم اور یہہ حمد کرنی اور جواب دینا تین چھینکون تک ہی اور بعد اسکی چھینکنی والا ہر بار حمد کہی اور سننی والا
چاہی جواب دی چاہی نہ دی اور یہہ جواب دینا اوسجگہہ ہی کہ چھینکنی والا الحمد للہ آواز بلند سی کہی مسئلہ
جماہی شیطان سی ہی جسکو جماہی آوی تو ہاتھہ اپنا منہہ پر رکھہ لی اور آواز بلند نکری بلکہ تا مقدور مطلقا آواز
نکری مسئلہ ختنہ کرنا سنت ہی اور وقت مستحب اسکی لئی سات برس کی عمر ہی اور دس برس تک تحمل
مختار کی اور بارہ برس کی عمر تک ہی کہا ہی علمائی اور جو لڑکا کہ سر ذکر اوسکی کا ظاہر ہوا ایسا کہ اگر کوئی
دیکھی اوسکو تو ختنہ کیا ہوا گمان کری اور باوجود اوسکی جلد ذکر اوسکی کی بسبب سختی کی نہ کٹ سکی تو اوسکا ختنہ
نکرنا اولی ہی بڈھا اوس مرد مسلم بڈھی ہی کہ مسلمان ہوا اور اگر ایک شہر کی لوگ ترک کرنی ختنہ پر مجتمع ہون تو امام
کو لڑنا اون کی ساتھہ واجب ہی اس لئی کہ ختنہ کرنا سنت موکدہ اور سنن اسلام سی ہی مسئلہ عقیقہ کرنا بعضی
علما کی نزدیک سنت ہی اور امام اعظم کی نزدیک مباح ہی اور کنز العباد وغیرہ مین لکھا ہی کہ عقیقہ ساتوین دن

جماہی

ختنہ

عقیقہ

من

لڑکی پیدا ہووی سو کری ہی لڑکیکی عقیقہ مین دو بکریان اور لڑکیکی عقیقہ مین ایک بکری ذبح کری اگر لڑکیکی عقیقہ مین ایک بکر
کری تو جائز ہی اور اوسکی ذبح کرنی کی وقت کہی اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ فُلَانٍ دَمُهَا
بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا
بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِيْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک
ران اوسکی دایہ کو دی اور سری نائی کو اور ہڈیان اوسکی نہ توڑی بلکہ بند بند اوسکی جدا کر کر گاڑ دیوی اور
گوشت اوس سی جدا کر کر ثابت ہڈیونکو گاڑ دی اور وہ گوشت یا طعام اوسکا پکا کر تصدق کری اور یہہ
عقیقہ اگر ساتوین روز نہ کری تو چودہوین یا اکیسوین روز کری اور روز عقیقہ کی بال لڑکی کی سر کی بہی
منڈاوی اور اون بالونکو چاندی کی برابر تول کر اوس چاندی کو صدقہ دیدی اور صفت عقیقہ کی
بکری کی عمر مین اور سالم ہونی مین عیوب سی مانند حکم قربانی کی بکری کی ہی اور نام لڑکی کا بہی
ساتوین روز رکہی اور افضل نامون مین وہ نام ہی کہ اوسمین نام اللہ کا یا رسول کا ہو
مانند عبد اللہ اور محمد اور احمد وغیر ذلک کی اور ایسی نام رکہی کہ منسوب بعبدیت
بندونکی ہوون روا نہین مانند عبد النبی اور غلام نبی اور نبی بخش اور مانند انکی کی
چنانچہ مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نی تفسیر فتح العزیز مین بیچ بیان اقسام مشرکون کی لکہا ہی
و ازانجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن خود را ابن فلان و عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیت است انتہی
اور بروز پیدا ہونی لڑکی کی اوسکی داہنی کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر کہنی مستحب ہی اور جب
زبان لڑکی کی کہلی تو اول اوسکو کلمہ طیب اور بسم اللہ سکہلاوی ۔

شکر خدا کا کہ کتاب ہدایت انتساب مملو بہ فوائد بیشمار مسمی بہ معدن الجواہر تصنیف حامی دین
متین محمد قطب الدین کی تاریخ بیستم شعبان سنہ ۱۲۶۰ ہجری کی شہر لکہنو متصل اکبری دروازہ
تکیہ شاہ فصیح مطبعہ محمدی مین زیور طبع سی آراستہ ہوئی ۔